www.novelsclubb.com
قفسِ دل
از عروہ کرامت

!السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل

از عروہ کرامت

نیلے اور سفید امتزاج میں بنا اسلام آباد کے روپوش علاقے میں ان کا اپارٹمنٹ واقع تھا۔وہ دونوں ابھی تھوڑی دیر پہلے سوات سے واپس آئے تھے،زریاب آنکھیں موندے صوفے پہ پڑا تھا۔زنجبیل کچن میں چائے کا پانی چڑھائے کھڑی تھی ۔چائے کی پتی کی بھنی بھنی خوشبو سارے میں پھیل رہی تھی،پانچ منٹ بعد چائے کے دو بھاپ اڑاتے کپ میز پہ دھرے تھے۔وہ اپنا کپ لیتی ہوئی صوفے پہ بیٹھ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

شکریہ۔"زریاب نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اسے محبت سے دیکھا تھا"
۔زنجبیل مسکرائی تھی۔

تمہارا اپارٹمنٹ کافی خالی خالی ہے۔"زنجبیل نے ارد گرد جائزہ لیتے ہوئے اس" سے کہا تھا۔

پہلے خالی لگتا تھا، اب نہیں لگ رہا۔"اس کی نظروں کا مرکز وہ بھورے بالوں والی" لڑکی تھی، جس کے بال چہرے کے اطراف میں جھول رہے تھے۔ وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتی ہوئی جھنپی تھی۔

میں کل علوینہ کے ساتھ جاؤں گی اور چیزیں لے کر آؤں گی۔"زنجبیل نے" ایکسائٹیڈ ہوتے ہوئے اسے بتایا۔

ٹھیک ہے جاناں آپ جو مرضی کریں۔"وہ خالی کپ میز پہ رکھتا ہوا چلا گیا" تھا۔ زنجبیل اس کے لفظوں پہ شل سی اسے دیکھے جا رہی تھی۔ چیزیں سمیٹنے کے بعد وہ بھی کمرے میں سونے کے لیے چلی گئی تھی۔ رات کو ان دونوں کی آنکھ کھلی تھی۔ زریاب نے باہر سے ہی کھانا آرڈر کر لیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں

www.novelsclubb.com

شادی کی تصویریں دیکھتے ہوئے ہنس رہے تھے۔زندگی یکدم ہی حسین ہو گئی تھی ،یازندگی ہوتی ہی حسین ہے بس ہمسفر اچھا ہونا چاہیے۔

سیاہ لباس میں ملبوس وہ ڈوپٹہ گلے میں سٹالر کی شکل میں لپیٹے گھر میں داخل ہوئی تھی جب اس کے کانوں سے ہنسنے کی آوازیں ٹکرائی تھیں۔وہ حیران ہوتی ہوئی اندر داخل ہوئی جہاں پہ زنجبیل نارنجی کام والے لباس میں ملبوس بیٹھی رومانہ بیگم کے ساتھ کسی بات پہ ہنس رہی تھی۔

اسلام علیکم !"علوینہ نے اپنا بیگ اور لیپ ٹاپ صوفے پہ رکھا۔زنجبیل خوشی" سے اس کی جانب بڑھی اور گلے ملی۔

کیسی ہو تم یارا؟میں نے تمہیں بہت مس کیا۔"زنجبیل نے اس کے گلے میں" بانہیں ڈالتے ہوئے بولا۔جس پہ علوینہ ہنستی ہوئی اس سے الگ ہوتی تھی۔

میں بالکل ٹھیک ہوں پورا ٹرپ تو تم میرے ساتھ رابطے میں تھی۔"علوینہ اس "
کو گھورتی ہوئی صوفے میں دھنس گئی۔

لیکن ساتھ تو نہیں تھی نہ۔"زنجبیل نے منہ بنایا۔"

بعد میں پوچھتی ہوں تم سے۔"علوینہ نے چہرے پہ مسکراہٹ برقرار رکھتے "
ہوئے کہا۔

زنجبیل آپ زریاب کو ساتھ نہیں لائیں ؟"رومانہ کیانی نے کپ واپس میز پہ رکھتے "
ہوئے اسے دیکھا۔

وہ آفس میں بزی تھے زرا اس لیے میں خود ہی آ گئی۔مجھے علوینہ کے ساتھ "
مارکیٹ جانا تھا۔"اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔جبکہ علوینہ نے اسے مارکیٹ
جانے کے نام پہ گھورا تھا۔زنجبیل اس کے ساتھ اوپر والے پورشن میں چلی گئی
۔علوینہ فریش ہو کر نکلی تھی۔جینز پہ وائٹ کرتا پہنے گلے میں فلورل سکارف
باندھے ،بیگ کندھے پہ ڈالے وہ اس کے ساتھ جانے کے لیے تیار تھی۔

زنجبیل نے گاڑی کی چابی اس کی جانب اچھالی جسے اس نے مہارت سے کیچ کیا تھا ۔ تھوڑی دیر میں وہ قریبی مارکیٹ پہنچ چکی تھی۔ گھر کا ضروری سامان لینے کے بعد وہ دونوں بے مقصد گاڑی کو گھما رہی تھیں۔

علوینہ گول گپے کھانے چلتے ہیں۔"زنجبیل نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے کہا تھا۔"

چل ٹھیک ہے۔"اس نے گول گپوں والی دکان کے سامنے گاڑی کھڑی کی تھی" ۔اور آرڈر دیا تھا۔اب وہ دونوں گاڑی کے بونٹ پہ پلیٹس رکھے کھانے میں مصروف تھیں۔

یار میرے کانوں سے دھواں نکل رہا ہے۔"زنجبیل نے ہاتھ جھلاتے ہوئے" علوینہ کو دیکھا جو سکون سے اس کے تماشے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تو تمہیں کون کہہ رہا تھا کہ مرچی بھی کھا جاو اس کے ساتھ۔"علوینہ نے منہ میں" گول گپہ رکھتے ہوئے اس کو دیکھا۔

وہ تم نے میرے منہ میں ڈالا تھا بد تمیز۔"زنجبیل کو فوراً ہی سمجھ آگئی تھی کہ " علوینہ نے کیا کیا ہے۔وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی۔اس وقت وہ دونوں پاگلوں کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہی تھیں۔وہاں سے فارغ ہونے کے بعد وہ دونوں اب کالونی کے سنسان پارک میں آئی تھیں۔جہاں پہ صرف چند لوگ موجود تھے۔اندھیرا گہرا ہوتا جا رہا تھا۔اور وہ دونوں پاگلوں کی طرح جھولے لے رہی تھیں۔

کتنے عرصے بعد مزہ آیا ہے۔"علوینہ نے جھولا جھولتے ہوئے زنجبیل کو دیکھا" ۔جو اس کے ساتھ والے جھولے پہ ہی بیٹھی تھی۔

ہاں، ہم اپنی زندگی کو خود ہی مشکل بنا لیتے ہیں۔زندگی جتنی سادی رکھو اتنی ہی" اچھی ہوتی ہے۔"زنجبیل نے مسکراتے ہوئے اپنی دوست کی جانب دیکھا۔

"ہاں یہ تو ہے۔خیر تم بتاؤ شادی کے بعد زندگی کیسی جا رہی ہے؟"

اچھی جا رہی ہے میں خوش ہوں کہ میں نے اچھے انسان کا انتخاب کیا۔"زنجبیل" نے آسمان کو دیکھتے ہوئے بولا

ہمم۔پہلے تو تم مان نہیں رہی تھی اور اب اپنے بلش دیکھو۔"علوینہ نے اس کو" چھیڑا تھا۔

بکواس نہیں کرو وینو۔"زنجبیل اس پہ چیخی تھی۔"

اور کیا کہہ رہی تھی،وہ زرا آفس میں بزی تھے۔"علوینہ نے تھے پہ اچھا خاصا زور" دیا تھا۔زنجبیل چیخی تھی۔

ہنہ لوّ برڈز۔۔۔"علوینہ نے اس کو پھر سے چھیڑا تھا۔جس پہ زنجبیل چیختی ہوئی" اس کے پیچھے بھاگی تھی۔علوینہ نے اس کو بھگا بھگا کہ پاگل کر دیا تھا۔علوینہ کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ گھر واپس گئی تھی۔سامان لاونج میں رکھنے کے بعد وہ سکون سے اپنے کمرے میں لیٹ گئی تھی۔

کچن کی لائٹس آن تھیں، روشنی رینگتی ہوئی لاونج میں بھی آرہی تھی۔علوینہ بغیر آہٹ کیے اس کے پیچھے آکر کھڑی ہوگئی تھی۔ریڈ ہاف سلیو شرٹ سے اس کے بازو جھلک رہے تھے۔ہاتھ مہارت سے کافی پھینٹ رہے تھے۔وہ آرام سے اس کے ہاتھوں کی حرکت دیکھ رہی تھی۔

کافی پیوگی وینہ ؟ءاس نے بغیر مڑے ہی اس سے پوچھا تھا، جس پہ وہ چونکی تھی۔"

تمہیں کیسے پتہ کہ میں ہوں؟"علوینہ حیرت سے کہتی ہوئی اس کے سامنے آئی۔"

مجھے تمہاری خوشبو آجاتی ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا، جس پہ وہ" مسکرائی۔

آہاں۔۔انٹرسٹنگ۔"اس نے سراہنے کے انداز میں اسے دیکھا۔اوراس کے" سامنے ہی کاؤنٹر پہ بیٹھ گئی۔عفیف کپ تھامتا ہوا شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

شادی کا کیا پلین ہے پھر."اس نے کافی کا سپ لیتے ہوئے سر سری سے انداز میں" پوچھا تھا۔علوینہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

مجھے کیا پتہ یہ تو گھر والوں کو پتہ ہو گا نہ۔"اس نے کپ کے کنارے پہ انگلی" پھیرتے ہوئے کہا۔

اچھا میں دادو سے بات کرتا ہوں کہ وہ ڈیٹ فکس کریں اب بھئی۔"اس نے" عجیب سے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے مجھے کیا اعتراض ہو گا۔"اس نے گھونٹ بھرتے ہوئے کندھے" اچکائے۔

میں چاہتی ہوں کہ ہم فنکشن چھوٹا کریں جس پہ صرف فیملی اور فرینڈز ہوں۔""

علوینہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

اوکے نو پرابلم ریسیپشن تو اسلام آباد میں ہو گا۔اس پہ سب لوگوں کو انوائیٹ" کر لیں گے۔"عفیف نے مسکراتے ہوئے کہا تھا، جس پہ وہ دیکھ کر مسکرائی تھی، وہ کتنا صلح جو تھا۔ہر بات آرام سے مان لیتا تھا۔

تم اتنے اچھے کیوں ہو؟"علوینہ نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔"

کیونکہ میں آپ کا ہونے والا شوہر ہوں۔"وہ سر پیچھے پھینک کر ہنستا ہوا بولا" تھا،علوینہ کا قہقہ گونجا تھا۔کافی پینے کے بعد وہ دونوں آفس کا کام کرنے میں مصروف تھے۔علوینہ بار بار اس کی کسی بات پہ ہنستی جا رہی تھی، کام کرنے سے زیادہ وہ دونوں باتیں کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

تمہیں خبر ہے تمہارے ہونے سے

اجاڑ رستوں پہ پھول کھلتے ہیں

عفیف اس کے چہرے کو تکتا جا رہا تھا اور وہ مسلسل اسے اپنی اور زنجبیل کی باتیں سنا رہی تھی۔ وہ بولتی جاتی تھی اور وہ سنتا جاتا تھا۔

مارچ کے درمیان میں بھی اسلام آباد کا موسم خوشگوار تھا۔ لان میں موجود میز پہ چائے اور دیگر لوازمات رکھے گئے تھے۔ رومانہ کیانی کے ساتھ عفیف اور علوینہ بیٹھے ہوئے تھے، علوینہ نے چائے کا کپ رومانہ بیگم کو پکڑایا اور دوسرا عفیف کو، اور اپنے لیے چائے ڈال کر وہ پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔

وینہ بیٹا میری زرانازیہ سے تو بات کروا دو۔" رومانہ بیگم نے چائے کا گھونٹ" بھرتے ہوئے کہا تھا۔

جی دادو میں کروا دیتی ہوں۔"علوینہ نے فون پہ نمبر ڈائل کر کے ان کی جانب" بڑھادیا تھا۔رومانہ کیانی حال احوال دریافت کرنے کے بعد مدعے پہ آئی تھیں۔

نازیہ میں چاہ رہی تھی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی جائے،ویسے تو میں خود لاہور آنا" چاہتی تھی لیکن طبیعت اجازت نہیں دے رہی۔"علوینہ کے تاثرات بدل رہے تھے،جبکہ عفیف اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے مجتبیٰ سے بات کر لو اور ڈیٹ فکس کر لیتے ہیں۔"رومانہ کیانی نے" بات کا جواب دیا تھا۔علوینہ اچانک ہی کنفیوز ہوئی تھی۔عفیف چہرے پہ مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔علوینہ نے وہاں سے اٹھنے پر ہی عافیت جانی تھی۔

www.novelsclubb.com

مبارک ہو بیٹے،شادی کی تیاری کرو۔"رومانہ کیانی نے ہنستے ہوئے موبائل اس" کی جانب بڑھایا تھا۔

خیر مبارک دادو۔میں زرا یہ فون دے کر آیا علوینہ کو۔"وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا"

جبکہ رومانہ کیانی اس کی خوشی پہ مسکراتی رہ گئی تھیں۔

ہیلو!"اس نے گم صم بیٹھی علوینہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔"

'کوئی کام ہے؟ "

نہیں یہ موبائل لے لو اور شادی کا وینیو دکھاؤ مجھے۔"عفیف کرسی کھینچتا ہوا اس"

کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔علوینہ نے لیپ ٹاپ کھول کر اس کو بتانا شروع کیا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ آفس سے تھکا ہوا گھر واپس آیا تھا۔اور آتے ہی سب سے پہلے اس کی نظروں نے اس کی تلاش شروع کردی تھی۔پورے گھر میں ڈھونڈنے کے بعد بھی وہ اسے نہیں ملی تھی۔

زنجبیل۔۔۔"اس نے زور سے آواز دی تھی۔پر جواب ندارد وہ پریشان ہوتا ہوا" گھر سے باہر نکلا تھا۔

اسلام علیکم آنٹی۔"زریاب نے سامنے اپارٹمنٹ والی آنٹی سے سلام لی۔"

". زنجبیل آپ کی طرف تو نہیں آئی"

نہیں بیٹا۔"اس کی بے چینی بڑھتی جارہی تھی۔وہ بار بار اس کا فون ٹرائے کررہا" تھا لیکن فون بند تھا۔وہ لفٹ کے بٹن اضطراری کیفیت میں دبا رہا تھا۔پوری کالونی میں دیکھنے کے باوجود وہ اسے کہیں نہیں ملی تھی۔

کہاں چلی گئی ہو یار تم۔"اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو ریلکس کیا" اور پارک کی جانب بڑھا۔اور وہ اسے جھولے پہ بیٹھی نظر آئی تھی۔وہ گہری سانس لیتا ہوا اس کی جانب بڑھا تھا۔

تم یہاں سکون سے جھولے لے رہی ہو اور میں تمہیں پاگلوں کی طرح کالونی میں ڈھونڈ رہا ہوں۔"زریاب اس کے پاس آتا ہوا پھٹ ہی پڑا تھا۔زنجبیل کچھ بولی نہیں۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں زنجبیل۔"اس بار وہ زرا دھیمی آواز میں بولا تھا۔"

ہمم"یک لفظی جواب نے اسے حیران کر دیا تھا۔"

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو نہ؟"وہ فکرمندی سے کہتا ہوا اس کے قدموں میں گھٹنوں" کے بل بیٹھا تھا۔سفید ڈریس شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے ،بال بکھر کر ماتھے پہ گرے تھے۔وہ اپنے حلیے سے تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

تمہیں اس سے کیا؟"زنجبیل نے شکوہ کناں لہجے میں کہا اور جھولے سے اٹھتی ہوئی چلنے لگی۔زریاب بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔

میں نے کیا کیا ہے؟"وہ بیچارہ بے بسی سے بولا تھا۔"

ہاں تم تو کچھ کرتے ہی نہیں ہو۔"وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے ہوئے تیز تیز چل رہی تھی۔

"یار بتاؤ تو سہی، صبح تو اچھی خاصی تھی۔"

اب سب میں ہی بتاؤں۔"وہ کہتی ہوئی اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتی ہوئی اندر داخل ہوئی،اس کے پیچھے ہی وہ جھنجھلائے ہوئے تاثرات لیے داخل ہوا تھا۔

یار بیلا میں نے تو کچھ نہیں کیا؟"وہ اچانک ہی بے بس ہوتا ہوا بولا تھا۔"

زریاب مجھ سے بات مت کرو۔"وہ کچن میں داخل ہوتی ہوئی بولی تھی۔"

تمیں ہوا کیا ہے بتاؤ نہ؟"بازو سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔"

کچھ نہیں ہوا مجھے۔" وہ اپنے بازو اس کی گرفت سے نکالتی ہوئی بولی تھی۔ آواز نم" ہو رہی تھی۔

پاگل مت بنو اور بتاو مجھے ؟"۔ بھوری آنکھوں میں آہستہ آہستہ نمی ابھری تھی۔"

مجھے گھر جانا ہے۔" اس نے رونا شروع کر دیا تھا۔ زریاب کے تنے ہوئے" اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔ وہ ہچکیاں لیتی ہوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔

گھر میں ہی تو ہو تم۔" زریاب نے پیار سے اس کو کہا تھا۔"

رونا تو بند کرو یار۔" زریاب نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا تھا۔ اور اس کی پیٹھ کو" ہولے سے تھپکا .

لال بیگ اب رو تو مت، آئس کریم کھاؤ گی۔" اس نے آفر کی تھی۔ جس پہ وہ نفی" میں سر ہلا گئی تھی۔

تو پھر کیا کرنا ہے ؟" اس نے اس کو چھوٹے بچوں کی طرح ہگ کرر کھا تھا۔"

چلو آؤ تمہیں علوینہ سے ملوالاتا ہوں۔، جلدی سے جاؤ فریش ہو کر آجاو۔"اس" نے آسان ساحل نکالا تھا۔

نہیں مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔"وہ اس سے الگ ہوتی ہوئی بولی تھی۔"

اچھاتو پھر چائے پیو گی؟"زریاب نے پوچھا تھا۔جس پہ اس نے سر دھیرے سے" ہلایا تھا۔وہ مسکراتا ہوا چائے کا سامان نکالنے لگا۔

لمس کی آنچ پہ جذبوں کی اُبالی چائے

عشق پیتا ہے کڑک چاہتوں والی چائے

www.novelsclubb.com

کیتلی ہجر کی تھی غم کی بنالی چائے

وصل کی پی نہ سکے ایک پیالی چائے

میرے دالان کا منظر کبھی دیکھو آکر

درد میں ڈوبی ہوئی شام، سوالی چائے

ہم نے مشروب سبھی مضرِ صحت ترک کئے

ایک چھوڑی نہ گئی ہم سے یہ سالی چائے

یہ پہیلی کوئی بُوجھے تو، کہ اُس نے کیونکر

www.novelsclubb.com

اپنے کپ سے میرے کپ میں بھلا ڈالی چائے

میں یہی سوچ رہا تھا کہ اجازت چاہوں

اُس نے پھر اپنے ملازم سے منگالی چائے

اِس سے ملتا ہے محبت کے ملنگوں کو سکون

دل کے دربار پہ چلتی ہے دھمالی چائے

عشق بھی رنگ بدل لیتا ہے کبھی جانِ وفا

ٹھنڈی ہو جائے تو پڑ جاتی ہے کالی چائے

www.novelsclubb.com

زریاب نے چائے کا کپ اسے تھمایا اور اس کا ہاتھ تھامتا ہوا لاونج میں لے آیا

۔زنجبیل خاموشی سے چائے پیتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

زریاب۔۔"اس نے ہولے سے اسے پکارا تھا۔"

جی۔"اس نے پیار سے جواب دیا تھا۔ جس پہ اس کی آنکھوں میں دوبارہ سے نمی" اتری تھی۔

یار کچھ اور چاہیے تو بتا دو اب پلیز دوبارہ سے رونا مت۔"زریاب نے چائے کا" کپ میز پہ رکھتے ہوئے کہا تھا۔ جس پہ وہ ہنسی تھی۔

بد تمیز ہو تم بہت۔"زنجبیل نے اس کے بازو پہ مکا جڑا تھا۔"

تمہارا ہی شوہر ہوں نہ۔"اس نے لاپرواہی سے شانے اچکائے تھے۔ جس پہ" زنجبیل نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔

ویسے آج اچانک سے کون سا کیڑا کاٹا تھا تمہیں؟"زریاب نے اپنا رخ اس کی" جانب کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"یاد آرہی تھی۔"

کس کی؟"زریاب نے اس کا چہرے کو تکتے ہوئے سوال کیا۔"

گھر والوں کی، بس اسی لیے رونا گیا مجھے۔"اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔"

اچھا چلو اب چلتے ہیں کسی دن لاہور۔"زریاب نے مسکراتے ہوئے اسے کہا تھا۔"

ٹھیک ہے۔"زنجبیل نے مسکراتے ہوئے ہامی بھری تھی۔اتنی دیر میں اس کا" فون بجا تھا۔جس پہ عفیف کا میسج جگمگا رہا تھا۔

شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے۔"زریاب نے اسے بتایا۔"

کون سی؟"زنجبیل نے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔"

اپریل کے پہلے ویک میں۔"زریاب نے بتایا جس پہ وہ چیخی تھی۔اتنے کم دنوں" میں وہ شادی کی تیاری کیسے مکمل کریں گے۔زنجبیل اپنا فون لے کر بالکونی میں آگئی تھی اور اب علوینہ کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھا جبکہ زریاب فریش ہونے جا چکا تھا۔

دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے۔زنجبیل پورا دن تقریباً علوینہ کے ساتھ ہی ہوتی تھی۔شادی کی شاپنگ کرنے میں مصروف اور کبھی کسی چیز کے لیے۔آج بھی ان دونوں کی ڈیزائنر کے ساتھ اپائنٹمنٹ تھی۔

آف یار میں تھک گئی ہوں شادی کی شاپنگ سے۔"علوینہ ڈیزائنر کے پاس سے " فارغ ہو کر لنچ کی غرض سے ریسٹورنٹ میں آئی تھیں۔کھانا سرو کیا جا چکا تھا۔وہ دونوں کھانا کھاتے ہوئے شادی کی تیاریاں ڈسکس کر رہی تھیں۔

کچھ نہیں ہوتا شادی ایک بار ہی ہوتی ہے انجوائے کرو۔"زنجبیل نے چاولوں کا" چمچ منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہم انجوائے سے زیادہ میں تھک رہی ہوں۔"علوینہ نے برا سا منہ بنایا۔"

بس کر دو بی بی، میں بھی روز تمہارے ساتھ خوار ہوتی ہوں۔لاہور کب جانے کا" ارادہ ہے ؟"زنجبیل نے کھانے سے ہاتھ روکتے ہوئے اسے دیکھا۔

میں ایک ہفتہ پہلے جاؤں گی۔"علوینہ نے پانی کا گھونٹ بھرا تھا۔فون پہ میسج جگمگا رہا تھا۔جسے پڑھ کر علوینہ کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے۔

کس کا میسج تھا؟"زنجبیل نے کھاتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔"

مارب کا۔"علوینہ نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔مگر زنجبیل کے حلق میں نوالہ پھنس گیا تھا۔

وہ تمہیں اب بھی میسج کرتا ہے۔کمینہ کہیں کا اس کی ہمت کیسے ہوئی۔"وہ غصے سے بولی تھی۔آپ کا دوست وہ واحد انسان ہے جو کبھی پ کو دکھ دینے والی انسان کو نہیں۔سکتا اور پ سے زیادہ نفرت کرتا ہے اس شخص سے۔

ریلکس۔۔۔"علوینہ نے اس کا ہاتھ تھپکا تھا۔"

"کہہ کیا رہا ہے اب وہ؟"

مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔"علوینہ نے دونوں ہاتھ میز پہ رکھے تھے۔اور سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔"

www.novelsclubb.com

منع کر دو۔"زنجبیل نے نخوت سے کہا تھا جس پہ وہ مسکرائی تھی۔"

نہیں میں اس سے ملوں گی آخری بار۔"علوینہ کے چہرے پہ اطمینان تھا"

۔زنجبیل نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا۔

ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔"اس نے کندھے اچکائے تھے۔"

یار بیلا مجھے آفس میں ضروری کام ہے مجھے ڈراپ کر دو یارا۔"علوینہ کو یکدم ہی" یاد آیا تھا کہ عفیف کے ساتھ اسے میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی۔وہ آفس میں داخل ہوئی تھی۔وہ اسے آفس میں بیٹھا ہوا ملا تھا۔بار بار گھڑی پہ نظر ڈالتا ہوا وہ کسی کا منتظر لگ رہا تھا۔

سوری میں زنجبیل کے ساتھ تھی۔"علوینہ اندر داخل ہوتی ہوئی معزرت خواہ" لہجے میں گویا ہوئی۔

کوئی بات نہیں۔۔۔اب چلیں میٹنگ سٹارٹ ہونے والی ہے۔"عفیف مسکراتا" ہوا چیئر سے اٹھا اور اسے ساتھ لیتا ہوا کانفرنس روم کی جانب بڑھ گیا۔میٹنگ کے بعد وہ دونوں آفس میں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔

علوینہ تم ٹھیک تو ہو نہ ؟"عفیف کے یکدم سوال پہ وہ بڑائی تھی، جیسے سوچوں کا" ارتکاز ٹوٹا ہو۔

جی۔"وہ پھیکا سا مسکرائی تھی۔اس کا دماغ الجھا ہوا تھا اور الجھن چہرے پہ واضح" تھی۔

"کوئی بات اگر تنگ کر رہی ہے تو مجھے بتا سکتی ہو؟"

مارب مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔"علوینہ نے جھجھکتے ہوئے بتایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

مارب۔۔۔اوہ اچھا تمہارا کزن، تو مل لو اس میں کیا بڑی بات ہے۔"اس نے" کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔علوینہ حیران ہوئی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کیا کروں؟"علوینہ نے کافی حلق سے اتارتے ہوئے اس" کو دیکھا۔

میرا خیال ہے تمہیں آخری بار مل لینا چاہیے اس سے۔"عفیف نے مسکراتے" ہوئے کہا تھا۔

اوکے۔"علوینہ مسکرائی تھی۔اسے واقع مل لینا چاہیے اس سے تاکہ وہ بات کو" ہمیشہ کے لیے ختم کر سکے۔

---

www.novelsclubb.com

پنک فلورل فراک پہ سفید سکارف گلے میں ڈالے،شیڈز آنکھوں پہ چڑھائے بیگ کہنی پہ ٹانگے ہوئے وہ مصروف انداز میں اس کے بھیجے کیفے میں داخل ہوئی تھی

۔ تھوڑی دیر میں ہی وہ اسے نظر آ گیا تھا۔ سیاہ فارمل پینٹ کوٹ میں بیٹھا وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔ وہ کرسی کھینچتی ہوئی بیٹھ گئی تھی۔

"اسلام علیکم!" مارب نے سلام لی تھی۔ اس کی نظریں اس کے تروتازہ چہرے پہ پڑی تھیں اور پلٹنا بھول گئی تھیں۔

"وعلیکم السلام۔" اس کا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

"کیا لو گی تم؟" مارب نے دوستانہ لہجے میں پوچھا تھا۔

"بہتر ہو گا کہ آپ مدعے پہ آئیں، میرے پاس آپ کے ساتھ چائے کافی پینے سے زیادہ ضروری کام ہیں۔" وہ یکدم ہی روکھی ہوئی تھی۔

"تم پہلے تو ایسی نہیں تھی۔" مارب نے شکوہ کیا تھا۔ جس پہ اس کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"افسوس ہے مجھے کہ میں پہلے ایسی کیوں نہیں تھی۔ خیر بات بتائیں۔" اس نے کرسی کی پشت کے ساتھ کمر ٹکائی تھی۔

"میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟" مارب ملامت زدہ چہرے کے ساتھ گویا ہوا تھا۔ علوینہ کے تاثرات البتہ پر سکون تھے۔

"میں نے تمہیں بہت عرصہ پہلے ہی معاف کر دیا تھا۔" اس نے آرام سے جواب دیا تھا۔ جس پہ مارب پر سکون ہوا تھا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میں کیا چیز کھو رہا تھا۔ میں نے ریت کے حصول میں ہیرے کو کھو دیا۔ میں اپنی غلطیوں کا ازالہ چاہتا ہوں، مجھے اب پتہ چل رہا ہے کہ میری زندگی میں تمہاری کمی ہے۔" وہ بے بس ہوتا ہوا بولا۔

"ہمم۔۔اب تم کیا چاہتے ہو؟" علوینہ نے ٹانگ جو جھکاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہمارے درمیان جو بھی مسئلے ہیں وہ حل ہو جائیں۔ اور ہم پہلے کی طرح ہو جائیں۔" مارب نے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اطمینان سے بتایا۔

مارب سیف کیا تم یہ بتانا پسند کرو گے کہ ایسی کون سی وجہ ہے جس کی بنا پر میں "
دوبارہ سے تمہاری زندگی میں شامل ہو جاوں۔"علوینہ نے کڑے تیور لیے سوال
کیا تھا۔

"کیونکہ تم یہی چاہتی تھی۔"

تھی کا مطلب تو تم جانتے ہو نہ مارب۔"علوینہ نے طنزیہ مسکراہٹ اچھالی تھی۔"

تمہیں پتہ ہے میں تمہیں کیوں پسند کرتی تھی؟"علوینہ یکدم ہی میز پہ آگے ہو کر "
بیٹھی تھی۔

کیوں؟"اس نے تجسس سے سوال کیا۔"

کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ تم ایک عزت دار مرد ہو اور عورتوں کی عزت کرنا جانتے ہو "
"لیکن تم بھی ریحان کی طرح ہی تھے۔

میں ریحان نہیں ہوں علوینہ۔"اس کی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی سنائی دی "
تھی۔

تم دونوں ایک جیسے ہو، تم نے خود پر لبادہ اوڑھ رکھا تھا مارب سیف، بس اتنا سا" فرق تھا تم دونوں میں۔"ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا گیا تھا۔مارب کا چہرہ یکدم ہی زرد ہوا تھا۔

میں معافی مانگ تو رہا ہوں۔"وہ منمنایا تھا۔"

مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔اور آئندہ میرے راستے میں آنے کی کوشش" مت کرنا۔"وہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔گلاسز آنکھوں پہ چڑھاتے ہوئے اپنا بیگ لیتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔مارب پیچھے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتا رہ گیا تھا۔اسے پچھتاوں نے گھیر لیا تھا۔علوینہ نے وہاں سے نکل کر گہرا سانس لیا تھا۔اپنے لیے کیب بک کروائی۔آج اس نے اپنے اوپر سے آخری بوجھ بھی اتار دیا تھا۔وہ اپنی کمزوریوں پر قابو پانے پر کامیاب ہو چکی تھی۔وہ دھوکہ جس میں وہ ہر بار پھنس جاتی تھی،اس بار اسے پار کر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

برسے کا ٹوٹ ٹوٹ کر ابر محبتاں

ہم چیختے رہیں گے حاجت نہیں رہی

اک روز کوئی لے کر آئے گا فرصتیں

اک روز ہم کہیں گے ضرورت نہیں رہی

اسلام باد کے موسم نے انگڑائی لی تھی۔ ہر سو کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ بادل سرگوشیاں کر رہے تھے۔ سیاہ کار سڑک پہ دوڑ رہی تھی۔ ہوا اس کے بالوں کو اڑا رہی تھی۔ بیگ سے کیچر نکال کر اس نے بالوں کو سمیٹا۔ سیاہ آنکھوں نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر میں وہ دونوں مال پہنچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

وینہ میرا ڈریس تم پسند کرو۔"عفیف نے شاپ میں انٹر ہوتے ہوئے کہا تھا"

،جس پہ علوینہ نے اس کو گھورا تھا۔

شادی آپ کی ہے۔"علوینہ نے اسے یاد دلایا تھا۔"

دلہن پسند کی مل رہی ہے،جوڑا اس کی پسند کا لے لیتا ہوں۔"آنکھ ونک کرتا ہوا"

اسے حیران کرتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔جبکہ وہ دانت پیستی ہوئی اس کے پیچھے چل دی

تھی۔

یہ اورنج والا ڈریس۔"علوینہ نے کرتا پاجامہ اس کے سامنے کیا،جسے دیکھ کر"

عفیف کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

تم چاہتی ہو میں شادی پہ سنگترہ لگوں۔"اس نے حیرت سے نکھیں پھیلائے کیا"

تھا۔

ہمم"علوینہ نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپائی تھیں۔"

دیکھ لو بعد میں لوگ کہیں گے علوینہ مجتبیٰ نے سنگترے سے شادی کر لی۔"اس" نے نقل اتارتے ہوئے کہا تھا جس پہ علوینہ کا قہقہ گونجا تھا۔

کوئی نہیں ویسے بھی مجھے سنگترہ پسند ہے۔"وہ کہتی ہوئی سوٹ دوبارہ ہینگ کر چکی" تھی۔ایک اور ڈریس نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔اور پھر ایک میچنگ شال اسے تھمائی۔ تھوڑی دیر میں وہ دونوں ڈریس پیک کرا کر نکل چکے تھے۔

یہ جوتے دیکھو وینہ۔"عفیف نے اس کا دھیان گرے ہیلز کی جانب کروایا تھا" ،جس پہ جابجا پر لگے ہوئے تھے۔

مجھے جوتا لینا ہے مرا ہوا کبوتر نہیں۔"وہ ناک سکوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی جبکہ" وہ ہنستا ہوا اس کے پیچھے آیا تھا۔اب کی بار اس کے ہاتھ میں سلور نازک سے ہیلز تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے سامنے ایک گھٹنا زمین میں ٹیکے بیٹھا تھا۔اور جوتے اس کے پیروں میں رکھتے ہوئے اس کا منتظر تھا کہ پہنے۔علوینہ نے جوتے پیروں میں ڈالے۔

پرفیکٹ۔"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔ جس پہ علوینہ نے حیرانی سے اس" کو دیکھا۔ عفیف وہ اس کے لیے پیک کروا چکا تھا۔

اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟"علوینہ نے اس کو اوپر والے فلور پہ جاتا دیکھ پوچھا تھا۔"

ایک چیز رہتی ہے تم یہیں رکو میں آتا ہوں۔"اسے وہیں پر چھوڑتا ہوا اوپر کی" جانب بڑھا تھا۔ تھوڑی دیر میں وہ اسے ایک شاپنگ بیگ پکڑے ہوئے نظر آیا تھا۔

یہ لو۔۔۔"اس نے بیگ علوینہ کی جانب بڑھایا تھا۔ جسے اس نے تھام لیا۔"

چلو آؤ کچھ کھاتے ہیں مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔"عفیف اس سے بیگز لیتا ہوا چل" پڑا۔علوینہ کے ہاتھ میں وہ چھوٹا سا بیگ تھا۔اس نے اشتیاق سے اسے کھولا تھا ۔اندر بارک سی پیر میں پہننے والی چین تھی۔ جس پہ چھوٹے چھوٹے چاند اور ستارے لگے تھے۔

عفیف تھینک یو سو مچ۔"علوینہ نے چھوٹے بچوں کی طرح چہکتے ہوئے کہا تھا" ۔جس پہ وہ مسکرایا۔

تمہیں ہر بار میری پسند کی چیزوں کا کیسے پتہ چل جاتا ہے۔" علوینہ نے اس کو" دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

تمہاری ڈائری کا کمال ہے، مجھے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی۔" وہ منہ نیچے کرتا" مسکرایا تھا۔

میں اس کے لیے تمہیں معاف نہیں کروں گی۔" علوینہ نے اس کے بازو پہ مکا" جڑا تھا اور ناک سکوڑتی مال سے باہر نکلنے لگ گئی جبکہ وہ ہنستا ہوا اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ کھڑکی میں کھڑی آسمان کو کیمرے میں محفوظ کرنے میں مصروف تھی۔ جب اچانک سے آسمان سے ننھی ننھی بوندیں ٹپکنے لگ گئی تھیں۔ اس نے ہاتھ باہر نکال کر بارش کو محسوس کیا تھا۔

زریاب اٹھو۔۔۔"زریاب آفس سے جلدی واپس آگیا تھا اور اب سونے کے لیے لیٹا ہی تھا کہ زنجبیل نے اس کا بری طرح جھنجھوڑ ڈالا تھا۔

کیا ہے یار بیلا سونے دو۔"وہ کروٹ بدلتا پھر سے سو گیا تھا۔زنجبیل نے اس کو کھینچ کر اٹھایا تھا۔جس پہ وہ برے برے منہ بناتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

اوپر چھت پہ چلو میرے ساتھ۔"زنجبیل اس کا بازو پکڑے اس کو اپنے ساتھ کھینچتی جا رہی تھی اور وہ بیچارا نیند میں اس کے ساتھ کھینچا چلا جا رہا تھا۔اصل آنکھیں تو اس کی چھت پر جا کر کھلی تھیں جب بارش اسے ایک ہی جھماکے میں بھگو چکی تھی۔

بیلا بارش ہو رہی ہے۔۔۔"زریاب زور سے بولا تھا،جبکہ وہ اثر لیے بغیر اچھل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسی لیے تو تمہیں اوپر لائی ہوں۔۔۔انجوائے کرو۔"زنجبیل اس کو شیڈ کے نیچے سے کھینچ کر کھلے آسمان کے نیچے لائی تھی۔

چھوٹے بچوں والے کام ہیں۔" وہ بیچارا چیختا چلاتا رہ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی" اس کے ساتھ مل کے بارش میں کھیل رہا تھا۔

میں اتنی دیر بعد بارش میں بھیگی ہوں۔"زنجبیل خوش ہوتے بولی تھی، بھورے" بال لٹوں کی مانند اس کے چہرے پہ چپک چکے تھے۔

چلو اب نیچے چلتے ہیں، یہ نہ ہو بیمار پڑ جاو۔"زریاب اس کو کھینچتا ہوا نیچے لا یا تھا" ۔کپڑے تبدیل کرنے کے بعد ٹی وی آن کر کے بیٹھا تھا۔جب وہ پھر سے دندناتی ہوئی اس کے سر پہ کھڑی تھی۔

مجھے پکوڑے کھانے ہیں اور چائے پینی ہے۔" وہ ہاتھ باندھے اس کے سامنے" کھڑی تھی۔زریاب نے گہری سانس لی تھی اور بغیر کچھ کہے اٹھ گیا تھا۔وہ اچھلتی ہوئی اس کے پیچھے ہی کچن میں داخل ہوئی تھی۔

تم پکوڑوں کا سامان بناؤ میں تب تک چائے رکھتی ہوں۔"اس کو کہتی ہوئی وہ" فریج سے دودھ نکال کر لائی اور کیتلی چولہے پر رکھی۔زریاب کے ہاتھ تیزی سے

www.novelsclubb.com

چل رہے تھے۔بیٹر بنانے کے بعد وہ فرائنگ پین میں تیل ڈال رہا تھا۔زنجبیل سکون سے شلف پہ بیٹھی اس کو دیکھ رہی تھی۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں نے کسی بھکڑ سے شادی کرلی ہے۔"وہ پکوڑوں کو" پلیٹ میں نکالتا ہوا بولا تھا۔

ہیں ہیں کیا بولا؟میں نے کچھ بنانے کا کہہ دیا تو میں بھکڑ ہو گئی اور جو روز میں" تمہارے لیے کھانا بناتی ہوں اس کا کیا۔"وہ کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے لڑاکا عورتوں کی طرح بولی تھی۔

بس،بس کوئی احسان نہیں کرتی بیوی ہو میری۔"اس نے کہتے ہوئے چولہا بند کیا" ۔اور چائے کپوں میں ڈالی۔اور میز پہ رکھی۔زنجبیل ابھی بھی شلف پہ بیٹھی اس کو گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب آجاؤ یا اٹھا کر لاؤں تمہیں۔" وہ اسے خود کو گھورتا دیکھ کر بولا تھا۔ جس پہ وہ"
ناک سکوڑتی ہوئی شلف سے اتری تھی۔ سیاہ ٹراؤزر شرٹ میں وہ منہ پھلاتی ہوئی
اسے پیاری لگ رہی تھی۔

بہت بد تمیز ہو تم۔" اس نے منہ میں پکوڑا ٹھونستے ہوئے بولا تھا۔ جس پہ زریاب"
ہنسا تھا۔

یہ بات نا جانے روز کتنی دفعہ کہتی ہو مجھے۔" وہ ہنستا ہوا اسے چڑا رہا تھا۔ اور"
زنجبیل چڑ بھی رہی تھی۔

چپ کر جاؤ اب تم۔" زنجبیل نے اس کے بازو پہ چٹکی کاٹی تھی۔ رات دیر تک وہ"
دونوں کسی نہ کسی بات پہ لڑتے رہتے تھے۔ کزن میرج کے سائیڈ ایفیکٹ...!

www.novelsclubb.com

دن تیزی سے گزر رہے تھے، شادی میں صرف ایک ہفتہ رہ چکا تھا۔زنجبیل اور علوینہ آج ہی اسلام آباد واپس سے آئی تھیں۔شادی کی تیاریاں تقریبا مکمل تھیں ۔بس چند ایک چیزوں کو دیکھنا تھا۔وہ ابھی شاور لے کر نیچے آئی تھی،جب اسے سارہ نظر آئی تھی۔

اسلام علیکم! سارہ باجی۔"علوینہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی اور اس کے گلے لگی "تھی۔

وعلیکم السلام! دلہن صاحبہ۔"سارہ اس سے مل کر الگ ہوئی تھی۔"

اریب بھائی نہیں آئے؟"علوینہ نے سوال کیا تھا۔"

آئے ہیں۔بابا کے پاس بیٹھے ہیں۔"سارہ اس کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھ گئی تھی" ۔

اچھا اور تم بتاؤ طبیعت ٹھیک ہے نہ؟"علوینہ نے فکر مندی سے اپنی بہن سے "پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں۔اور اب تو ایکسائیٹڈ ہوں۔"سارہ نے خوشی سے بتایا" تھا۔جس پہ وہ ہنسی تھی۔

شادی کی ڈسکشن ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔لاہور آئے اسے پانچ دن ہو چکے تھے۔دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے۔صبح انہیں اسلام آباد کے لیے نکلنا تھا۔ہائی ایس گھر کے باہر کھڑی تھی۔علوینہ اپنا سامان سیڑھیوں سے اتار رہی تھی جب ارید اس کی طرف آیا۔

ڈئیر سسٹر لائیں میں کا سامان لے جاؤں۔"ارید نے اس کا ہینڈ کیری پکڑا جبکہ " علوینہ آنکھیں پھاڑ کر اس کو دیکھ رہی تھی۔

ارید ہوش میں تو ہو نہ بیٹے یا کوئی کام ہے؟"اس نے گھور کر اپنے چھوٹے بھائی کو" دیکھا تھا جو قد میں اس سے لمبا ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں نہ۔۔تمہاری شادی ہے یار اب اچھا تو نہیں نہ لگتا کہ تم اپنے کام خود کرو۔"وہ" کہتا ہوا اس کے ساتھ گھر سے باہر آیا۔

واہ جی واہ۔۔"علوینہ حیران ہوتی ہوئی ہنسی تھی۔اتنی سمجھداری کی باتیں اور ارید" تھوڑا عجیب لگتا ہے۔ہائی ایس میں ینگ جنریشن سوار تھی۔ جبکہ مجتبیٰ صاحب اور نازیہ بیگم اپنی گاڑی میں جا رہے تھے۔

زنجبیل اپنی بھابھی کو بولو۔۔۔میرے ساتھ گاڑی میں چلیں۔"ارِیب سارہ کو" ان کے ساتھ جاتا دیکھ کر بولا تھا۔

زنجبیل اپنے بھائی سے کہہ دو میں اپنی بہنوں کے ساتھ ہی جاؤں گی۔"سارہ نے" ناک سکوڑتے ہوئے کہا تھا۔جس پہ ارِیب نے اسے گھورا تھا۔

جیسے تمہاری مرضی۔"وہ کہتا ہوا وہاں سے واپس مڑ گیا اور سارہ نے حیران ہوتے" ہوئے اس کی پشت کو دیکھا تھا کہ اتنی آسانی سے مان گیا حیرت ہے۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد وہ پھر سے ان کے سر پہ سوار ہو چکا تھا۔

چلو بھئی گاڑی سٹارٹ کرو۔۔سب نکل رہے ہیں۔"ارِیب نے اندر بیٹھتے" ہوئے دروازہ بند کیا تھا۔گاڑی میں سامان ہی سامان پڑا ہوا تھا۔

آپ کی گاڑی کہاں ہے ؟" سارہ نے اسے اپنے ساتھ والی سیٹ پہ براجمان ہوتے" دیکھ کر سوال کیا تھا۔

وہ بابا کے پاس ہے۔۔ ماما اور بابا اس میں آرہے ہیں۔ "اس نے سکون سے بتایا تھا" ۔ سفر آرام سے گزر رہا تھا۔ راستے میں منظر دیکھنے کے قابل تھے۔ وہ دوپہر کے وقت اسلام آباد کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔ وہاں سے مری تک کا سفر انہوں نے انجوائے کیا تھا۔ شام کے وقت وہ اپنے ولا میں پہنچ چکے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

اگلی صبح اس کی آنکھ دیر سے کھلی تھی۔ سورج کی کرنیں سارے میں پھیلی ہوئی تھیں۔ پیروں میں چپل اڑستی ہوئی وہ واشروم میں گھسی تھی۔ سیاہ اور سفید امتزاج سے بنا کرتا زیب تن کیے وہ بالوں کو کیچر میں مقید کرتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی

۔جب اس کی نظر سامنے سے آتے عفیف پہ پڑی تھی۔سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ بلو جینز پہنے، پیروں میں جاگرز پہنے وہ رف سے حلیے میں بھی وجیہہ لگ رہا تھا۔

اسلام علیکم !"اس نے قریب آتے ہی سلام لی تھی۔"

وعلیکم السلام !"علوینہ نے مسکراتے ہوئے اس کو جواب دیا تھا۔وہ ابھی کچھ کہنے " ہی لگا تھا جب زنجبیل وہاں آن دھمکی تھی۔

اہمم۔۔۔۔باہر سب ناشتے پہ ویٹ کررہے ہیں۔"اس نے جان بوجھ کر گلا" کھنکھارا تھا۔جس پہ علوینہ نے اسے سخت گھوری سے نوازا تھا۔

ہاں چلو باہر چلیں۔"عفیف سر کھجاتا ہوا ان کے ساتھ ہی باہر جانے کے لیے مڑا" تھا۔ولا کے بیک سائیڈ پہ بڑا سا لان تھا۔جس میں بڑے سے ٹیبل پہ ناشتہ ارینج کیا گیا تھا۔سامنے بلند و بالا درخت تھے۔سبزہ زار اور سورج کی شفاف کرنیں منظر کو بے حد دلکش بنا رہی تھی۔

زنجبیل مجھے چائے دینا۔" زریاب نے اپنے ساتھ بیٹھی زنجبیل سے کہا تھا۔ جو یشل کو چائے پکڑا رہی تھی۔

"آپ خود لے لیں نہ۔۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا لیکن مسکراہٹ چہرے پہ ہنوز برقرار تھی۔ اس کے کہنے کے باوجود بھی وہ ڈھیٹ بنا اس کو دیکھ رہا تھا۔ زنجبیل آنکھیں گھما کر رہ گئی اور چائے کا کپ اس کی جانب بڑھایا تھا۔

"یشل۔۔۔" ارید نے اسے پکارا تھا۔ وہ جو بریڈ پہ جیم لگانے میں مصروف تھی یکدم ہی اچھلی تھی، ارید نے لبوں پہ مسکراہٹ لانے سے خود کو روکا تھا۔

"جیم دینا مجھے۔' ارید نے جار کی جانب اشارہ کیا، یشل نے فوراً ہی جیم اس کی جانب کیا تھا۔ اور بریڈ کو کترنے میں مصروف ہو گئی تھی۔ ناشتہ کرتے ایک بج چکا تھا۔ اور اب سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ شام میں مہندی کا فنکشن تھا، جس میں قریبی رشتہ دار ہی مدعو تھے۔

www.novelsclubb.com

گرین لہنگا چولی، بالوں کی فرانسیسی چٹیا میں پھول لگائے،اور ہلکا پھلکا سا میک اپ کیے آئینے کے سامنے بیٹھی تھی۔جب زنجبیل روم میں داخل ہوئی تھی۔

ماشاءاللہ،ماشاءاللہ ہماری ہری پری۔"زنجبیل چہکتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی" ۔زنجبیل گلابی رنگ کے لہنگا چولی میں حسین لگ رہی تھی۔

میں کنفیوز ہو رہی ہوں۔"علوینہ نے انگلیاں چٹختے ہوئے بولا تھا۔"

کیوں بھئی ؟علوینہ مجتبیٰ اور کنفیوز کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"زنجبیل نے اس کا" ڈوپٹہ سر پہ سیٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔اور گجرے اس کے ہاتھوں میں پہنائے تھے ۔اسی اثنا میں سارہ اور یشل روم میں داخل ہوئی تھیں۔سارہ اورنج رنگ کے فراک میں ملبوس تھی جبکہ یشل نے جامنی رنگ کا فراک پہن رکھا تھا۔

واہ جی واہ آج تو میڈم کے روپ ہی الگ ہیں۔"سارہ نے شیشے میں اس کا عکس" دیکھتے ہوئے تعریف کی تھی۔ولا کے لاونج میں ہی مہندی کا سیٹ اپ کیا گیا تھا

www.novelsclubb.com

۔زمین پہ پیلا کپڑا اور اس کے اوپر رنگ برنگے کشن پڑے تھے، جبکہ بڑوں کے لیے ایک جانب کرسیاں بھی رکھ گئی تھیں۔علوینہ کو اس کے کمرے سے لا کر پھولوں سے لدے ہوئے جھولے پہ بٹھایا گیا تھا۔اس کے ساتھ ہی سفید شلوار قمیض پہ سبز ویسٹ کوٹ پہنے وہ تمام تر وجاہت لیے بیٹھا تھا۔علوینہ کا دل یک دم ہی زوروں سے دھڑکنے لگا تھا،اس کے اتنے قریب بیٹھنے پہ وہ کنفیوز ہو رہی تھی ۔مسکراہٹ ہمیشہ کی طرح چہرے پہ برقرار تھی۔ نظریں سبز لہنگے والی پہ پڑی تو پھر پلٹنا بھول گئیں تھیں۔علوینہ نے اسے ایک بار نظر اٹھا کر دیکھا اور دوبارہ سے نظریں جھکا گئی تھی۔اس کا دل عجیب انداز سے ڈھڑک رہا تھا بڑوں نے مہندی کی رسم ادا کی تھی۔اور اس کے بعد نوجوانوں کی باری آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

سارہ بھابھی اور اریب بھائی آپ لوگ آئیں پہلے۔۔" یشل نے ان دونوں کو کہا تھا" ۔جس پہ وہ مسکراتے ہوئے اٹھے تھے۔

عفیف میں تو کہتا ہوں سوچ لو ابھی بھی وقت ہے۔"ارِیب نے ہمیشہ کی طرح اپنا" ڈرامہ شروع کیا تھا۔

سوچنے کا وقت تو اب گیا۔"عفیف کے بولنے سے پہلے ہی زریاب بول اٹھا تھا۔"

سوچنے سمجھنے کے لیے پوری عمر پڑی ہے۔"عفیف نے دانتوں کی نمائش کرتے" ہوئے ان سب کو دیکھا تھا۔رسم کرنے کے بعد کھانے کا دور دورہ چلا تھا۔کھانے سے فارغ ہو کر بڑے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔اورینگ جنریشن ڈھولکی پر قبضہ جما کر بیٹھی تھی۔ایک ٹیم میں زریاب،ارید،عفیف،اریب تھے اور دوسری جانب زنجبیل،سارہ،یشل اور علوینہ،دونوں جانب سے کوئی بھی ہار نہیں مان رہا تھا۔

بچو بس کر دو اب آرام کر لو۔"نازیہ بیگم نے ان سب کو کہا تھا جو نا جانے کس" بات پہ بحث کر رہے تھے۔

اچھا ماما بس جا رہے ہیں۔"سارہ نے ان کو دیکھ کر کہا تھا۔نازیہ بیگم کہتی ہوئی وہاں" سے چلی گئیں۔

میرے پاس ایک پلین ہے۔" زریاب نے شیطانی مسکراہٹ اچھالی تھی، سب نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا تھا۔

"جاؤ اپنے اپنے کمروں میں اور کپڑے چینج کر لو اور ایک گھنٹے بعد سب ادھر ہی ملو۔" اس کی بات پہ عمل کرتے ہوئے وہ سب وہاں کھسکے تھے۔ زنجبیل، یشل اور علوینہ ایک ہی روم میں تھیں۔ ٹھیک گھنٹے بعد وہ سب آرام دہ کپڑوں میں ملبوس لاونج میں آئے تھے۔ پیدل ہی گھر سے نکل آئے تھے۔ ہلکی ہلکی ہوا پتوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ چاند پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پہ براجمان تھا۔ سڑک پہ لوگ نا ہونے کے برابر تھے۔ وہ سب ہنستے ہوئے آگے آگے چل رہے تھے۔ علوینہ نے کندھوں پہ بھوری شال لپیٹ رکھی تھی، سیاہ بال کیچر سے نکل کر اس کے چہرے پہ جھول رہے تھے۔ جب اس کے ساتھ کوئی قدم سے قدم ملا کر چلنے لگا تھا۔ اس کی سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا تھا۔ اس نے سبز آنکھیں اٹھا کر دیکھی

www.novelsclubb.com

تھیں اور مسکرائی تھی۔عفیف بلیک ٹراؤزر شرٹ پہ کالی شال کندھوں پہ ڈالے اس کے ہمراہ تھا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا یہ راستہ حسین ہے یا آپ ساتھ ہیں تو حسین لگ رہا ہے۔"""

عفیف ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا اس کے ساتھ چل رہا تھا۔

جب ہمسفر حسین ہو تو ہر رستہ حسین بن جاتا ہے۔"علوینہ نے چلتے ہوئے ہی کہا" تھا۔اس کی بات سن کر عفیف کے چہرے پہ مسکراہٹ رینگی تھی۔اتنی دیر میں زریاب اور زنجبیل کے ہنسنے کی آواز آئی تھی۔اس نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

خیر مجھے خوشی ہے کہ میرا ہمسفر حیسن ہے اور میری باقی کی زندگی بھی حسین ہی" ہونے والی ہے۔"عفیف نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

علوینہ سر جھکائے چل رہی تھی سیاہ زلفیں بار بار اس کے چہرے پہ آ رہی تھیں جس کی وجہ سے عفیف اس کا چہرہ صحیح سے نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ وہ اس کے ساتھ ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا۔

زلف رخ سے ہٹا کے بات کرو

رات کو دن بنا کے بات کرو

میکدے کے چراغ مدھم ہیں

ذرا آنکھیں اٹھا کے بات کرو

www.novelsclubb.com

"میرا اڈریس کیسا لگ رہا تھا؟" علوینہ نے یکدم ہی اس کے چہرے کو دیکھ کر سوال کیا تھا، وہ مبہم سا مسکرایا۔

"سبز رنگ تم پہ جچتا ہے لیکن تمہاری آنکھوں کی الگ بات ہے۔اس جیسا سبز میں نے آج تک نہیں دیکھا۔" اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیسے تعریف کرے جو دل میں تھا وہ کہہ ڈالا۔علوینہ اس کی بات پہ ہنسی تھی۔

"آنکھیں تو مجھے اپنی پہلے بھی بہت پسند تھیں لیکن اب تو ان سے مجھے خود ہی اور محبت ہو گئی ہے۔"علوینہ نے ہنستے ہوئے بتایا تھا اس کی بات پہ عفیف پہ سر جھکاتا ہوا ہنس دیا تھا۔

"اوئے لیلا مجنوں۔۔۔کدھر جا رہے ہو باتیں کرتے ہوئے ہوش ہی نہیں انہیں؟"اریب نے ان دونوں کو آواز دی تھی۔جو کیفے میں داخل ہونے کی بجائے آگے کو چل رہے تھے۔اس کی بات پہ وہ دونوں خجل ہوتے ہوئے اندر داخل ہوئے ،جہاں پہ سب میز پہ بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا کھاؤ گے سب؟"زریاب نے ان سب سے پوچھا تھا۔"

براؤنیزاور کافی۔۔۔"زنجبیل نے کہا تھا، یہ اس کی اور علوینہ کی پسندیدہ غذا تھی" ۔زریاب نے سب کے لیے آرڈر دیا۔ تھوڑی دیر میں ان کا آرڈر سرو کیا جا چکا تھا۔

میری براونی پہ نظر مت رکھو۔"زنجبیل نے زریاب کے کان میں گھستے ہوئے کہا" تھا۔

میری نظر براونی کے ساتھ ساتھ تم پہ بھی ہے۔"زریاب نے اس کے کان کے" پاس ہوتے ہوئے کہا جس پہ زنجبیل نے اسے سخت گھوری سے نوازا تھا۔

مجھ سے اپنی نظریں ہٹالو زریاب بیگ!"اس نے گھونٹ بھرتے ہوئے نخوت" سے کہا تھا جس پہ وہ مسکرا اٹھا تھا۔

اگر نہ ہٹاوں تو کیا کرو گی؟"زریاب نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے" ہوئے چیلنج کیا تھا۔

میں خود تمہاری نظروں کے سامنے سے ہٹ جاؤں گی۔"زنجبیل نے بھی اسی" کے انداز میں جواب دیا تھا۔

دیکھ لو رہ لو گی،ایک گھنٹہ آفس سے لیٹ گھر آؤں تو کون میری کندھے کے ساتھ "
چپک کے روتا ہے۔"زریاب نے اسے بتایا تھا جس پہ وہ اچھی خاصی چڑ بھی چکی تھی
۔

سارہ تمہیں کچھ اور کھانا ہے ؟"اریب نے اپنی بیگم سے پوچھا تھا جو آج کل کچھ "
زیادہ ہی نکھری نکھری لگ رہی تھی۔اس نے اثبات پہ سر ہلایا تھا.

مجھے مینگو مفن ٹرائے کرنا ہے ؟"اس نے بچوں کی طرح فرمائش کی تھی۔"

جو حکم بیگم ،ابھی منگواتے ہیں آپ کے لیے۔"اریب نے اس کے سر کو"
تھپکا۔اور ویٹر کو اشارہ کر کے بلایا اور اسے آرڈر دیا۔

اچھا تو اب بتاؤ کل کا کیا پلین ہے ؟"ارید نے کیک کانٹے میں پھنساتے ہوئے منہ "
کے سپرد کیا۔

کل نکاح ہے اور رخصتی۔"یشل نے اس کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

بہت شکریہ یشل بیگ میری معلومات میں اضافہ کرنے کا۔"ارید نے سر کو خم دیا" تھا جس پہ یشل نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔ارید اور یشل کی کچھ خاص نہیں بنتی تھی

۔

علوینہ اور عفیف تو اسلام آباد کے لیے نکل جائیں گے لیکن ہمارا تو سٹے یہیں ہے" ۔ہم تو ولیمے پہ ہی جائیں گے۔"اریب نے بتایا تھا،آج کل وہی اس گینگ کا لیڈر بنا ہوا تھا۔اس کی بات پہ سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

اگلے دن کا سورج ابھر چکا تھا۔گھڑی صبح کے بارہ بجا رہی تھی،پورے ولا میں شور ہی شور تھا۔علوینہ انگڑاتی ہوئی اٹھ بیٹھی تھی۔ناشتے کے بعد وہ اپنے چیزیں سیٹ کر رہی تھی جب مہندی والی لڑکی اندر آگئی تھی۔اس نے ہلکی پھلکی سی مہندی لگوائی تھی۔اور تب تک بیوٹیشن بھی آچکی تھی۔زریاب اور اریب عفیف کو تیار ہونے

میں مدد کر رہے تھے۔ مہمانوں کی آمد بھی شروع ہو چکی تھی۔ لڑکی والے اب وینیو پہ پہنچ کر سب کا استقبال کر رہے تھے۔

پہاڑیوں کے درمیان یہ ایک فیری ٹیک جیسی ویڈنگ لگ رہی تھی۔ گولڈن شیروانی کے ساتھ کام دار شال کو کندھے پہ ڈالے اور وہ پوری وجاہت کے ساتھ براجمان تھا۔ قاضی آچکا تھا،ان دونوں کا نکاح پڑھایا گیا، پیپر سائن کرتے ہوئے علوینہ کے ہاتھ لرز رہے تھے۔نازیہ بیگم نے اس کے کندھے پہ محبت سے ہاتھ رکھا تھا۔

اورنج اور گولڈن کام سے بھرا ہوا لہنگا پہنے وہ زنجبیل اور سارہ کے ہمراہ سٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی۔اسے دیکھ کر عفیف یکدم ہی کھڑا ہوا تھا۔ نظریں واپس پلٹنا ہی بھول گئی تھیں۔اس نے ہاتھ آگے بڑھایا جسے علوینہ نے تھام لیا تھا۔ہر طرف ہوٹنگ ہونے لگی جبکہ دور ایک طرف کھڑے انسان نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

www.novelsclubb.com

شادی مبارک زوجہ۔"عفیف نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔ جس پہ" علوینہ مسکرائی تھی۔

آپ کو بھی شادی مبارک۔"اس کی مدھم سی آواز پہ عفیف دل و جان سے" مسکرایا تھا۔ جبکہ کیمرہ مین اس سین کو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر چکا تھا۔ وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے مکمل لگ رہے تھے۔

ماشاءاللہ نظر بد سے بچائے۔"زنجبیل نے اس کو دیکھ کر کہا تھا۔اور اس کے" پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔

ویسی وینہ یہ تمہاری ممانی بہت ہی کوئی جیلس عورت ہے."زنجبیل نے تبصرہ کیا" تھا۔علوینہ نے حیرانی سے اس کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا کہہ رہی تھیں؟"علوینہ نے تجسس سے پوچھا تھا۔"

کہہ رہی تھیں نازیہ کی بیٹی نے نصیب تو بڑا اچھا پایا ہے، جتنا اس کا نخرا تھا اسی" حساب سے شوہر بھی پایا ہے۔"زنجبیل نے اس کو بتایا تھا۔

چھوڑ و جلنے والے تو جلتے ہیں۔"علوینہ نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں" کہا تھا۔اسی دوران عفیف کا کوئی دوست سٹیج پہ آیا تھا۔علوینہ نے مسکراتے ہوئے مبارک باد وصول کی تھی۔اتنی دیر میں سفید شلوار قمیض میں ملبوس مارب ان کی جانب بڑھتا ہوا دکھائی دیا تھا۔اسے دیکھ کر زنجبیل اور عفیف کے چہرے پہ مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"Congratulations dear cousin."

اس نے خالصتاً انگریزی لہجے میں مبارک باد دی تھی۔جس پہ علوینہ نے مسکراتے ہوئے سر کو خم کیا تھا۔کچھ سال پہلے وہ اسی جگہ پہ کھڑی تھی۔

مارب بھائی اکیلے آئے ہیں؟"زنجبیل نے جان بوجھ کر سوال کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

جی۔۔"مارب نے آہستہ سے جواب دیا تھا۔اس کے چہرے کے رنگ اس کی" حالت کا پتہ دے رہے تھے۔شاید اس جہاں میں تنہارہ جانا سب سے بڑی سزا ہے ۔انسان اکیلے رہتے رہتے مر جاتا ہے،زندہ رہنے کے لیے اس کو ساتھ کی ضرورت

ہوتی ہے۔ کھانے کا دور دورہ چلا، دلہا دلہن کو فوٹو شوٹ کے لیے لے گئے تھے پہاڑیوں کے درمیان اس دن کو کیمرے کے نظر میں محفوظ کر لیا تھا۔ رخصتی کا شور بلند ہوا۔

"میری بیٹی کا خیال رکھنا یہ چھوٹی سی بات کو دل پہ لے لیتی ہے۔" مجتبیٰ صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے عفیف سے کہا تھا جو ان کی بات پہ مسکرایا تھا۔

"آپ فکر نہیں کریں، آج سے میں ہر چیز کا ذمہ دار ہوں، ان کی آنکھ میں ایک آنسو بھی میری وجہ سے آئے تو میں اس کا جوابدہ ہوں گا۔" عفیف ان سے بغل گیر ہوا تھا۔ علوینہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔ ارید نے اسے گلے سے لگایا تھا ۔ عفیف کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پہ براجمان تھی۔ زنجبیل شیشے سے جھانک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری دوست کا خیال رکھنا۔" اس نے عفیف کر دیکھتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں کیا تھا، جس پہ عفیف سر جھکا کر مسکرایا تھا۔

بھئی یہ سب کو کیا ہو گیا ہے اچانک ؟ مجھے خود سے زیادہ عزیز ہے میری بیوی۔ """

عفیف نے سٹیرنگ وہیل پہ ہاتھ جماتے ہوئے ہنستے ہوئے زنجبیل کو دیکھا تھا

۔اسی اثناء میں علوینہ کی نظر سامنے کھڑے مارب پہ پڑی تھی،اس کی آنکھوں میں

پچھتاوا تھا، وہی پچھتاوا جو کسی قیمتی چیز کو کھونے کے بعد ہوتا ہے اور اس سے تکلیف

دہ چیز کوئی نہیں ہوتی. گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے سڑک پہ ڈال دی

۔اسلام آباد پہنچتے ہوئے رات کے آٹھ بج رہے تھے۔رومانہ کیانی الماس اور زمان

کے ساتھ گھر آئی تھیں۔الماس اور عفیف کی سیکنڈ کزنز نے اسے روم میں بٹھادیا تھا

۔کمرے میں سجاوٹ کے نام پہ پھول اور موم بتیاں رکھی گئی تھیں۔وہ کنفیوز ہوتی

ہوئی عفیف کا انتظار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دروازے کھلنے کی آواز پہ اس نے پلکوں کی جھالر اٹھائی تھی۔وہ بیڈ پہ ٹانگیں

لٹکائے بیٹھی تھی۔عفیف نے اس کی پشت کو دیکھا تھا اور چہرے پہ مسکراہٹ آئی

تھی۔گلا کھنکھار کر اپنی موجودگی کا پتہ دیا اور اس کے سامنے ہی وہ پنجوں کے بل

بیٹھا تھا، سبز آنکھوں نے حیرانی سے دیکھا تھا، اس نے اس کے نازک ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

"میں آپ سے چاند تارے توڑ کر لانے کا وعدہ نہیں کرتا، لیکن میں اپنی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے دوں گا اور میری ذات آپ کے لیے سکون کا باعث ہو گی کبھی بھی اذیت نہیں دوں گا۔" اس کے لہجے سے محبت جھلک رہی تھی، سیاہ آنکھوں کی چمک آج کچھ نرالی ہی تھی۔ اس کی بات پہ علوینہ نے چہرہ جھکا یا تھا۔

"کیا ہوا ہے وینہ ؟" اس نے ہاتھوں پہ نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا تھا ۔ جس پہ اس نے نفی میں سر ہلا یا تھا۔ اچانک سے اسے اپنے ہاتھوں پہ گرم مائع گرتا محسوس ہوا تھا۔ وہ رو رہی تھی، لیکن کیوں ؟ اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وینہ کیوں رو رہی ہو ؟ میری طرف دیکھو، میری کوئی بات بری لگی ہے کیا؟" وہ فوراً سے فکر مند ہوا تھا۔

نہیں۔"یک لفظی جواب۔اس نے آگے بڑھ کے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔وہ"

اب اس کے سینے پہ سر رکھے آنسو بہانے میں مصروف تھی۔وہ کتنی دیر اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی تھی۔

اب ٹھیک ہو؟"اس نے نرمی سے خود سے الگ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔سبز" آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو چکی تھیں۔

اس نے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔

شکریہ۔"علوینہ نے گلاس اس کی جانب بڑھایا۔عفیف نے اس کے چہرے کو" دیکھا اور مسکرادیا۔جس پہ علوینہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔

اچھا اب تو بتاؤ کیوں رو رہی تھی؟"عفیف نے اس کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے" پوچھا تھا۔

وہ بس میں ایموشنل ہو گئی تھی۔"اس نے ٹشو سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے" کہا۔

ہمم.. شکر ہے تمہارا مسکارا واٹر پروف ہے ورنہ میں اس وقت یہاں نارمل ہو کر" بات نہ کر رہا ہوتا۔"عفیف نے بات کا رخ مزاح کی جان موڑ دیا تھا۔

نارمل تو اب بھی نہیں لگ رہے."علوینہ نے ناک سکوڑی تھی،عفیف نے اس" کی ناک کی چونچ کو انگلی کی پوروں سے کھینچا تھا۔

یہ منہ دکھائی آپ کی؟"عفیف نے ڈبی کھول کر اس کے سامنے کی جس میں" باریک سا نیکلس تھا،جس میں سبز رنگ کا آنسو شکل کا پتھر لٹک رہا تھا۔

تھینک یو، یہ بہت پیارا ہے۔"علوینہ کو وہ بہت زیادہ پسند آیا تھا۔"

کیا میں پہنا دوں؟"عفیف نے اس سے اجازت مانگی تھی،جس پہ اس نے اثبات" میں سر ہلایا تھا۔عفیف نے اس کی گردن پہ وہ ہاتھ سجا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پرفیکٹ۔"ہمیشہ کی طرح آج بھی اس نے دیکھ کر یہی لفظ ادا کیا تھا۔ہوتے ہیں نہ" زندگی میں کچھ ایسے لوگ جن کو ہم پر ہر چیز ہی پرفیکٹ لگتی ہے۔کپڑے تبدیل

کرنے کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔ نیند کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہیں تھا۔

عفیف مجھے نیند نہیں آرہی؟"علوینہ نے اس کی جانب کروٹ لے کر کہا تھا،وہ" ابھی نیند میں جارہا تھا،اس کی آواز پہ مندی مندی آنکھیں کھولیں تھیں۔

کیوں نہیں آرہی نیند؟"اس نے پیار سے پوچھا تھا۔"

نئ جگہ ہے شاید اس لیے۔"علوینہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جس پہ وہ" مسکرایا۔

نئ تو نہیں ہے آپ ایک بات پہلے بھی یہاں سو چکی ہیں۔"اس نے اسے یاد کروایا" تھا،وہ اور زنجبیل اس کا روم یوز کرچکی ہیں۔

www.novelsclubb.com

ہاں پر تب تو زنجبیل تھی نہ۔"اس نے بے تکی سی بات کی تھی،جس پہ اس کی" مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"اچھاتو آپ سیدھی طرح کہیں نہ کہ میری وجہ سے نیند نہیں آرہی۔سچ میں میں بہت نفیس انسان ہوں، تمیز سے سوتا ہوں۔" اس نے بہت آرام سے کہا تھا اور اس کی بات پہ علوینہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔اس کی ہنسی کمرے میں گونجی تھی اور عفیف نے مسکراتے ہوئے اس کے بالوں کو چھوا تھا۔

"اچھا اب سو جائیں۔" عفیف نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا اور توقع کے مطابق وہ دو منٹ بعد گہری نیند میں جا چکی تھی۔عفیف نے اس پر لحاف درست کیا اور خود بھی آنکھیں موند گیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

روشن صبح ہمیشہ کی طرح پر سکون تھی۔سورج کی کرنیں رینگ کر کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔اے سی کی خنک میں وہ پر سکون نیند سو رہا تھا۔سیاہ بال بکھر کر ماتھے پہ آرہے تھے۔وہ مسکراتی ہوئی بستر سے اٹھی اور واشروم کی جانب بڑھی

۔گھڑی صبح کے دس بجا رہی تھی۔شاور لینے کے بعد وہ نیلے رنگ کے کام دار لباس پہ ملبوس شیشے کے سامنے کھڑی بالوں میں برس پھیر رہی تھی۔جب شیشے میں اس کا عکس ابھرا تھا۔

گڈ مارننگ۔"علوینہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔وہ مسکراتا ہوا بستر سے اٹھا اور" واشروم کی جانب بڑھ گیا۔دس منٹ بعد وہ دونوں سیڑھیاں اترتے دکھائی دے رہی تھے۔ناشتے کی میز پہ زریاب اور زنجبیل موجود تھے،چونکہ وہ دونوں اسلام آباد میں تھے جس کی وجہ سے ناشتہ وہی لائے تھے۔

اسلام علیکم!"زنجبیل گرم جوشی سے اپنی دوست کے گلے لگی تھی۔"

وعلیکم السلام!کیسی ہو؟"علوینہ نے گلے ملتے ہوئے استفسار کیا تھا۔ایک" دوسرے کے حال احوال دریافت کرنے میں مصروف ہوگئی تھیں۔

پیارے بھائی کیسا لگ رہا ہے آپ کو شادی کا لڈو کھا کر؟"زریاب نے اس کو شریر" نظروں سے دیکھا تھا جس پہ وہ ہنسا تھا۔

ابھی تک تو اچھا لگ رہا۔" وہ ڈھٹائی سے مسکرایا تھا۔ سفید شلوار قمیض میں ملبوس "

، کف فولڈ کیے وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔

چلو بچو ناشتہ شروع کرواب۔" رومانہ بیگم نے ان کو باتوں میں مصروف دیکھ کر"

کہا تھا ورنہ ان کا کیا تھا کب تک بولتے رہتے۔

عفیف نے علوینہ کے لیے سینڈوچ پلیٹ میں رکھا تھا۔ وہ ہمیشہ پہلے اس کی پلیٹ میں کھانا ڈالتا تھا اور پھر اپنی پلیٹ میں اور آج بھی اس نے پہلے اس کے لیے کھانا نکالا تھا۔ علوینہ کو اس کی یہ چھوٹی چھوٹی عادتیں بہت پسند تھیں۔

تھینک یو سو مچ۔" علوینہ نے سینڈوچ کی بائٹ لیتے ہوئے کہا تھا جس پہ اس نے "

سر کو خم دیتے ہوئے شکریہ قبول کیا تھا۔ ناشتے کے بعد زریاب اور زنجبیل نکل گئے تھے۔ عفیف اسے پارلر ڈراپ کر چکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

ولیمے کا فنکشن وسیع ہال میں ارینج کیا گیا تھا، جس میں عفیف کی فیملی، فرینڈز وغیرہ مدعو تھے اور علوینہ کی سائیڈ سے بھی سب رشتہ دار مدعو تھے۔ سلیمان صاحب بھی ولیمے کے فنکشن سے پہلے پہنچ چکے تھے۔

اچانک سے ہال کی لائٹس مدھم ہوئی تھیں۔اور لائٹ نے داخلی دروازے پہ فوکس کیا تھا جہاں پہ وہ دونوں کھڑے تھے۔ٹی پنک رنگ کی لانگ میکسی پہنے،اور ہاتھوں میں گلابی پھولوں کا گلدستہ پکڑے وہ حسین ترین لگ رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی سفید تھری پیس جس کی جیب میں گلابی ادھ کھلا گلاب اٹکا تھا وہ مسکراتا ہوا وجیہہ لگ رہا تھا۔ان دونوں کی انٹری کے ساتھ ہی ہوٹنگ سٹارٹ ہو گئی تھی ۔عفیف کا بازو تھامے وہ پر اعتماد سے انداز میں سٹیج تک آئی تھی۔سب اس سے آکر مل رہے تھے۔کچھ لوگ تعریف کر رہے تھے تو کچھ جیلس ہو کر طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

میری سوچ سے بھی زیادہ جچ رہا ہے یہ کلر آپ پہ؟" عفیف نے اس کی جانب" جھکتے ہوئے تعریف کی تھی۔

یعنی کلر جچ رہا ہے میں نہیں؟" اس نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے استفسار کیا تھا" ۔جس پہ وہ مسکرایا تھا۔

بھئی آپ کے حسن کے آگے ان رنگوں کی کیا اوقات۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا" تھا۔علوینہ اس کی بات پہ حیران ہوتی تھی وہ پہلے سے کتنا بدل چکا تھا اور علوینہ کو یہ تبدیلی اچھی لگ رہی تھی۔

ماشاءاللہ میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔" فائزہ بیگم سٹیج پہ آئی تھیں،وہ" دونوں ان کو دیکھ کر کھڑے ہوئے تھے۔علوینہ ان کے گلے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

شکریہ خالہ جان آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں۔" علوینہ نے ہلکا سا ہنستے ہوئے" کہا تھا۔جبکہ وہ محو سا اس کو ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

دور کہیں وہ کھڑا حسرت سے اس شفاف مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا، جس کو اس نے چند سال پہلے کھو دیا تھا اور آج وہ اس کی قدر و قیمت کا اعتراف کر رہا تھا ۔اور ہر چیز کا حساب کتاب کر کے دیکھ لیا تھا مگر اسے اپنا آپ خسارے میں لگ رہا تھا کیونکہ اس کے پاس علوینہ مجتبیٰ نہیں تھی۔فائزہ بیگم نے اس کو پکارا تھا جو نا جانے کن سوچوں میں گم تھا۔ان کی بات پہ ہوش کی دنیا میں آیا تھا۔اس نے اینویلپ علوینہ کی جانب بڑھایا تھا۔جس پہ اس نے ایک بار اس کے ہاتھ کو دیکھا تھا اور ایک بار چہرے کو۔

اس کی ضرورت نہیں ہے، تم آئے میرے لیے یہی خوشی کی بات ہے۔"اس" نے دل جلی مسکراہٹ کے ساتھ اسے منع کیا تھا، آج وہ اسے پہلے والی علوینہ لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے خوشی ہو گی اگر یہ گفٹ تم لے لو۔ "اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ جس پہ" علوینہ نے سر کو زرا سا خم دیا تھا جبکہ عفیف پر سکون سا اس کی حرکتوں کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔

اوکے تھینک یو۔ "علوینہ نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اینویلپ لے لیا" تھا۔ مارب لڑکھڑاتے قدموں سے واپس مڑا تھا۔ جب پیچھے سے آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

یہ پیسے کسی کو چیریٹی کر دو۔ "وہ آواز کسی اور کی نہیں علوینہ مجتبیٰ کی تھی۔ جو اس" کا دیا اینویلپ کسی کو پکڑا رہی تھی۔ آج مارب سیف کو اندازہ ہوا تھا جب کوئی اپنا مان توڑتا ہے تو کیسا لگتا ہے۔ بہت سال پہلے مارب کی جگہ پہ وہ کھڑی تھی اور آج تاریخ خود کو دھرا رہی تھی۔ وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا ہال سے باہر نکل آیا تھا۔

پانی پی لو۔ "عفیف نے بوتل کھول کر اس کے سامنے کی جسے اس نے تھام لیا تھا۔ "

www.novelsclubb.com

ویسے میرے سے زیادہ ضرورت کسی اور کو تھی۔" کہتی ہوئی وہ خود ہی ہنس پڑی" تھیں اس کی ہنسی کا بھرپور ساتھ دیا تھا اس نے بھی۔

ویسے عفیف تمہیں کبھی برا نہیں لگا مارب کے حوالے سے۔"علوینہ کی بات وہ" سمجھ چکا تھا۔

نہیں۔مجھے آپ پہ یقین ہے اور جو بھی ہوا وہ ماضی تھا مجھے اس سے کوئی سروکار" نہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جس پہ علوینہ نے پرسکون سی مسکان اس کی جانب اچھالی تھی۔

زریاب اور زنجبیل ان دونوں کے پاس آکر بیٹھ گئے تھے۔

کیا پلین ہیں پھر آپ کے گھومنے کے؟"زنجبیل نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے" پوچھا تھا۔

کشمیر جائیں گے ہم لوگ ایک ویک کے لیے۔"علوینہ نے ان دونوں کو بتایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اوہو۔۔۔ گریٹ پھر خوب انجوائے کرنا۔اب لاہور جا کر بتاتے ہیں؟"زنجبیل کا" اشارہ عفیف کے جوتوں کی جانب تھا جس پہ وہ ہنسا تھا۔

جی سالی صاحبہ۔ہمارے جوتوں کو اپنے ہاتھوں سے چھپانے کا اعزاز بخشیے ہمیں."" اس نے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا اس کے انداز پہ وہ سب کھلکھلا کر ہنس دیے تھے۔مہمانوں نے آہستہ آہستہ نکلنا شروع کر دیا تھا۔علوینہ اور عفیف بھی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو چکے تھے۔کل شام کو ان کو پھر سے واپس آنا تھا۔

علوینہ؟"گاڑی میں چھائی خاموشی کو اس کی آواز نے توڑا تھا۔وہ سیٹ کی پشت پہ" سر ٹکائے سو چکی تھی۔اس کی آواز پہ کسمسائی تھی۔

آپ کافی پیئں گی یا چائے؟"اس نے ہوٹل کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے پوچھا" تھا۔

www.novelsclubb.com

چائے کافی تو سب پیتے ہیں، مجھے برگر، فرائز اور کولڈ ڈرنک چاہیے۔" علوینہ نے" جمائے روکتے ہوئے فرمائش کی تھی۔ جس پہ وہ ہنسا تھا۔ دروازہ کھولتا ہوا وہ گاڑی سے نیچے اترا اور پندرہ منٹ بعد وہ شاپر تھامے گاڑی میں بیٹھا تھا۔

ایک منٹ رکیں زرا۔" اس نے جھکتے ہوئے اس کی سیٹ کو پیچھے کیا تھا تاکہ وہ" آسانی سے بیٹھ کر کھا سکے۔ اود خود بھی ریلیکس ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ کھایا تو ان دونوں نے کچھ نہیں تھا۔ اور لاہور پہنچنے میں انہیں دو گھنٹے مزید لگ جانے تھے۔

تمہیں نہیں لگتا میں کچھ زیادہ ہی چائلڈش بیہو کر رہی ہوں۔" علوینہ نے برگر کی" بڑی سی بائے لی تھی۔

کس نے کہا؟" عفیف نے فرائز منہ میں رکھتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔"

www.novelsclubb.com

مجھے خود فیل ہو رہا ہے۔" علوینہ نے ہنستے ہوئے اسے بتایا تھا۔"

خیر مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ بچوں کی طرح جو مرضی فرمائش کریں یا بات" کریں مجھے برا نہیں لگتا۔ اور پوری عمر کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے تیار ہوں

۔"آخر میں اس نے آنکھ ونک کی تھی اور اس کے گلے میں برگر کا ٹکڑا پھنس گیا تھا
۔اس نے بے ساختہ کھانسنا شروع کر دیا تھا۔

یہ لین پانی پیئں۔۔۔"اس نے پانی اس کے سامنے کیا تھا۔علوینہ نے اسے سخت" گھوری سے نوازا تھا۔پانی پی کر اس نے بہتر محسوس کیا تھا۔

بچوں کی طرح فرمائش ضرور کریں پر اس طرح کی حرکتیں مت کریں۔"اس" نے مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا تھا۔

کیوں نہ کروں؟"وہ برگر کا آخری نوالہ منہ میں رکھتی ہوئی بولی تھی۔"

کیونکہ پھر مجھے آپ پہ اور پیار آتا ہے۔"اس کے انداز پہ علوینہ کا قہقہ بے ساختہ تھا"
۔

www.novelsclubb.com

لوگ سچ کہتے ہیں جو جیسا دکھتا ہے ویسا نہیں ہوتا اور اب مجھے اس۔بات کا اندازہ" ہو رہا ہے۔"اس نے اس کے بدلتے ہوئے مزاج پہ چوٹ کی تھی۔اور فرائز کے

ساتھ انصاف کرنے کے بعد اب وہ کولڈ ڈرنک ختم کر رہی تھی۔ شاپرز کو ڈسٹ بن میں پھینک کر وہ واپس آ گیا تھا۔

اب چلیں پھر، پہلے ہی ہم آدھا گھنٹہ ضائع کر چکے ہیں۔" اس نے ٹشو سے ہاتھ " پونچھتے ہوئے کہا۔

ضائع تو نہیں کیا بلکہ ہم نے انجوائے کیا ہے۔" عفیف نے گاڑی دوبارہ سے " سڑک پہ ڈال دی تھی۔ گھر پہنچ کر ان دونوں کا شاندار استقبال کیا گیا تھا۔

عفیف میں نے آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں چینج کر لیں۔" ان کو فارغ ہوتے " ہوئے دو بج چکے تھے۔ جب وہ کمرے میں آیا تھا۔ علوینہ سیاہ نائٹ ڈریس میں گھوم رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تھینک یو۔" وہ کپڑے اٹھاتا ہوا واشروم میں گھس گیا تھا۔ اس کے پیر ہیلز پہننے کی " وجہ سے دکھ رہے تھے۔ پانچ منٹ بعد وہ واشروم سے نکلا تھا۔ اور سامنے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے وہ سو رہی تھی، بال جوڑے سے نکل کر چہرے پہ آ رہے تھے۔

اس پہ کمبل درست کرتا ہوا وہ سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔ کروٹ لیتے ہوئے چہرے کا رخ اس کی جانب کیا تھا وہ بس خاموشی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

تجھے دیکھوں روز قریب سے

میرے شوق بھی ہیں عجیب سے

میں نے مانگا ہے بس تجھی کو

اپنے رب اور اس کے حبیب سے

میری آنکھوں میں ہے بس عاجزی

www.novelsclubb.com

میرے خواب بھی ہیں غریب سے

میرے سب دکھوں کہ دوا ہو تم

ملے کیا سکوں طبیب سے

میں بہت ہی خوش ہوں جوڑ کر

نصیب اپنے تیرے نصیب سے

اگلی صبح سب ہی لیٹ اٹھے تھے۔دوپہر کے دو بجے وہ ناشتہ کر رہے تھے ۔لاہور میں گرمی ہو چکی تھی کافی۔ہلکہ پھلکی باتوں کے ساتھ انہوں نے ناشتہ ختم کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماما ہم شام کو نکلیں گے۔"علوینہ نے نازیہ بیگم کو بتایا تھا۔"

نہیں بیٹا آج آپ دونوں رکو گے، تھوڑا آرام کرلو۔"نازیہ بیگم نے ان دونوں کو" دیکھا تھا۔

نہیں آنٹی دادو وہاں اکیلی ہیں۔"عفیف نے ان کو عذر پیش کیا تھا۔"

رومانہ دادو کہہ رہی تھیں کہ ایک دن اور رک جائیں، الماس آپی ان کے پاس ہیں" ۔"زنجبیل نے دانت نکالتے ہوئے کہا تھا۔زریاب اسے صبح ڈراپ کر کے جا چکا تھا۔وہ سب مل کر ان دونوں کو روکنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

چائے. "علوینہ نے اس سے پوچھا تھا جو فون میں گھسا نا جانے کیا دیکھ رہا تھا،اس" کی بات پہ سر اٹھا کہ دیکھا۔

ابھی دل نہیں کر رہا۔"عفیف نے اس دیکھتے ہوئے کہا تھا۔"

ایک کام کریں، آپ اوپر میرے روم میں چلیں میں آتی ہوں۔"علوینہ کہتی" ہوئی کرسی سے اٹھی تھی۔اس کے پیچھے ہی وہ اٹھا تھا۔مسٹ گرین دیواریں اور وائٹ کلر کا مختصر سا سامان اسے اچھا لگ رہا تھا۔وہ اس کا کمرہ باہر سے دیکھ چکا تھا مگر اندر سے دیکھنے کا موقع آج ملا تھا۔کمرے میں ہر چیز ترتیب سے پڑی تھی۔اس نے

بک شیلف پہ پڑی کتابیں دیکھنا شروع کی تھیں۔ دروازہ ناک ہونے پہ اس نے اپنا رخ موڑا تھا۔

یہ لیں۔" علوینہ نے ڈرنک کا گلاس اس کی جانب بڑھایا تھا جسے اس نے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔

یہ پکڑیں تو سہی۔" علوینہ اسے دونوں گلاس تھماری ہوئی، دروازے کی جانب" مڑی تھی اور بند کر کے واپس چلی تھی۔

یہ میرا فیورٹ جوس ہے۔" اس نے آڑو اور سپرائٹ سے بنایا سوڈا پیتے ہوئے" اسے بتایا تھا۔ اے سی آن کرتے ہوئے وہ اس سے گویا ہوئی تھی۔

ہمم مزے کا ہے۔" عفیف کرسی گھسیٹتا ہوا بیٹھ چکا تھا۔ کمرے میں مدھم روشنی" جل رہی تھی اور اے سی کی خنک ماحول کو مزید آرام دہ بنا رہی تھی۔

تو کیسا لگا آپ کو میرا کمرہ؟" اس نے خالی گلاس سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے استفسار" کیا تھا۔

نفیس بالکل تمہاری طرح۔"اس کے منع سے بے ساختہ نکلا تھا،اس کی بات پہ وہ" ہنسی تھی۔

میں ایک اور چیز دکھاتی ہوں۔"کچھ یاد پہ نے پہ وہ پر جوش ہوتی ہوئی بیڈ سے اٹھی" تھے۔اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ہاتھ میں البم لیے کھڑی تھی۔

یہاں میرے پاس آجائیں بیڈ پہ۔"اس نے بستر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا" ۔عفیف کرسی سے اٹھتا ہوا اس کے ساتھ بیٹھ گیا،جو اسے اپنی سارہ اور ارید کی بچپن کی تصویریں دکھا رہی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی چھوٹی علوینہ زیادہ کیوٹ ہے یا بڑی علوینہ۔"عفیف نے" جان بوجھ کر اسے تنگ کیا تھا۔دو پانیوں والی علوینہ اسے بے حد کیوٹ لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

جس کو مرضی کیوٹ کہہ لیں دونوں صورتوں میں تعریف تو میری ہی ہو رہی" ہے۔"عفیف اس کے جواب پہ حیران ہوتا ہوا ہنس دیا تھا۔باتیں کرتے ہوئے ان کو وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا تھا۔دروازہ بجنے پہ وہ دونوں ہوش میں آئے تھے۔

سارہ اور اریب بھائی آئے ہیں۔"اریدان دونوں کو اطلاع دیتا ہوا نیچے جا چکا تھا" ۔وہ چپل اڑستی ہوئی بیڈ سے اٹھی تھی۔اس کے پیچھے ہی عفیف بھی اٹھا تھا، سفید شلوار قمیض، بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ بھی وہ اچھا لگ رہا تھا۔

ماشاءاللہ کیا روپ آیا ہے ہمارے دلہے پہ۔"اریب اس سے گلے ملتا ہوا بولا تھا" ۔اس کی بات پہ عفیف ہنسا تھا۔اتنا وہ اپنی پوری زندگی میں نہیں ہنسا تھا، جتنا ان سب کی باتوں نے اسے ہنسایا تھا۔

ڈنر کے بعد وہ سب لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔جب اس کا فون بجا تھا ۔علوینہ فون لیتی ہوئی سائیڈ پہ ہوئی تھی۔

جی؟"اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے پوچھا تھا۔عفیف روم میں آرام کر رہا" تھا۔

"اوپر آئیں روم میں جلدی؟"

کیوں میرے بغیر دل نہیں لگ رہا کیا؟"علوینہ کو شرارت سوجھی تھی۔"

www.novelsclubb.com

آپ کے بغیر تو لگ رہا ہے مگر سبز آنکھوں کے بغیر نہیں۔"اس کی آواز سپیکر سے " گونجی تھی اور ایک سیکنڈ میں اس کی ہارٹ بیٹ کو منتشر کر چکی تھی۔

اچھا آ رہی ہوں میں۔"علوینہ نے فون کاٹا اور گہرا سانس لیتی ہوئی کمرے میں " داخل ہوئی تھی۔جہاں پہ وہ گرے سویٹ پینٹ اور بلیک شرٹ میں ملبوس اس کا انتظار کر رہا تھا۔

کہیں جا رہے ہیں ؟"علوینہ نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔جس پہ اس نے " اثبات میں سر ہلایا تھا۔

کچھ کمفرٹیبل سا پہن لیں، گھومنے چلتے ہیں۔"عفیف نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ " ڈالتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوکے۔"وہ سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے لیتے ہوئے واشروم میں چلی گئی تھی " ۔تھوڑی دیر بعد وہ پرپل ٹراؤزر پہ پرپل ہی شرٹ پہنے نکلی تھی۔

چلیں۔"عفیف نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا۔ جسے اس نے جھجھکتے ہوئے" تھام لیا تھا۔ عفیف اس کے ساتھ پکڑتا ہوا اپنے ساتھ لے کر چلنے لگا۔ گھر سے وہ دونوں گاڑی پہ نکلے تھے۔

ویسے ہم جا کدھر رہے ہیں؟"علوینہ نے اس سے سوال کیا تھا۔"

لانگ ڈرائیو پہ۔"اس نے گاڑی میں دھیما سا میوزک آن کر دیا تھا۔ چاند پوری" آب وتاب کے ساتھ آسمان پہ چمک رہا تھا۔ ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔ آنکھیں موندے وہ ہر چیز کو خود میں جذب کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اگلے روز ان کی واپسی اسلام آباد ہو گئی تھی۔ دن تیزی سے گزر رہے تھے۔ اکتوبر کے اوائل دنوں میں اسلام آباد کا موسم خوشگوار تھا۔ شام کے وقت ہلکی ہلکی سی ہوا چل رہی تھی، سورج کی آخری کرنیں سارے آسمان پہ پھیلی تھیں۔ سیاہ گاڑی

پورچ میں آکر رکی تھی۔سیاہ تھری پیس میں ملبوس وہ تھکا سا گاڑی سے اترا تھا۔اس کے ساتھ ہی نیلے ٹو پیس سوٹ میں علوینہ گاڑی سے نکلی تھی۔

اسلام علیکم !دادو جان۔"علوینہ گھر میں داخل ہوتی اپنا بیگ صوفے پہ رکھتی ہوئی" ان سے لپٹی تھی۔

وعلیکم السلام !میری پیاری بیٹی آگئی۔"رومانہ بیگم نے اس کا سر چومتے ہوئے" محبت سے کہا تھا۔

دادو میں بھی آپ کا کچھ لگتا ہوں۔"عفیف نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے" ہوئے ان کی طرف دیکھا تھا۔

کیوں آپ کو جیلسی ہو رہی ہے؟"اس نے کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے شوہر کو" گھورا تھا۔

نہیں بھئی مجھے کیوں جیلسی ہونے لگی۔"اس نے ہنستے ہوئے دونوں ہاتھ اوپر" اٹھائے تھے۔اس کی حرکت پہ رومانہ بیگم کھلکھلا کر ہنسی تھیں۔

www.novelsclubb.com

دادو آپ نے کھانا کھالیا؟"علوینہ نے ان سے پوچھا تھا۔"

ہاں جی میں نے کھالیا تھا،آپ دونوں فریش ہو جائیں رقیہ کھانا لگاتی ہے۔"رومانہ" کیانی نے ہنستے ہوئے ان دونوں سے کہا تھا۔وہ دونوں ان کی بات پہ سر ہلاتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھے تھے۔

عفیف !"علوینہ نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کا نام لیا تھا، جس پہ وہ اس کی" جانب مڑا تھا۔

جی۔"شیریں لہجے میں کہا گیا تھا۔علوینہ مسکراتی ہوئی اس کے سامنے آئی اور ہاتھ" آگے بڑھا کر اس کے بال بکھیر دیے۔عفیف نے بغور اس کی حرکت کو دیکھا تھا اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتا وہ بھاگتی ہوئی روم کی جانب بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

پہلے میں شاور لوں گی،ایسے روز آپ پہلے گھس جاتے ہیں۔"وہ بچوں کی طرح" زبان چڑھاتی ہوئی بھاگی تھی،عفیف اس کی بچوں جیسی حرکت پہ ہنستا رہ گیا تھا

۔دس منٹ بعد وہ آرام دہ کپڑوں میں ملبوس باہر نکلی تھی، جبکہ عفیف بستر پہ اڑا ترچھا ہو کر پڑا تھا۔

میں آپ کی ہر بات ایسے ہی مان لیتا ہوں، ایسی حرکتوں کی ضرورت نہیں ہے۔""" وہ اس کی ناک کی چونچ کو انگلی سے دباتا ہوا، واشروم کی جانب بڑھا تھا۔ جبکہ وہ اپنے بالوں میں کنگھی چلانے لگی تھی۔

روپوش علاقے میں موجود اس اپارٹمنٹ کو دیکھیں تو اس کی حالت اس وقت قدر بگڑی ہوئی تھی۔ وجہ ان دونوں میاں بیوی کی لڑائی تھی۔ جو نا جانے کس وجہ سے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

لال بیگ تم رکو ایک منٹ زرا تمہیں تو میں بتاتا ہوں۔" زریاب کشن کے کر چیختا" ہوا اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا جبکہ وہ اپنے دفاع کے لیے کبھی صوفے سے چھلانگ مار کے ادھر تو کبھی ادھر۔

پہلے روک تو لو مجھے۔" وہ اسے اور چڑاتی ہوئی بھاگی تھی۔"

میں کہہ رہا ہوں رک جاؤ!" وہ چلایا تھا، مگر اگلے بندے پر اس کا کچھ اثر نہیں" ہو رہا تھا۔

ہاں تا کہ تم مجھے پکڑ لو۔" لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ سوال کیا گیا تھا۔"

آہ!" زریاب نے اچانک سے چیخ ماری تھی۔ اور اپنا گھٹنا تھامتا ہوا وہ زمین پہ دھرا" ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

زریاب کیا ہوا ہے؟" زنجبیل نے دور کھڑے ہو کر تصدیق کی تھی کہ کہیں" ایکٹنگ تو نہیں کر رہا۔

بہت زور سے لگا ہے۔" دبی دبی آواز میں کہا تھا، جس پہ زنجبیل فوراً اس کی جانب لپکی تھی۔

"ہاتھ ہٹاؤ مجھے دیکھنے دو۔" اس نے پریشان ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ پیچھے ہٹایا تھا تاکہ دیکھ سکے چوٹ تو نہیں لگی گئی۔ اچانک سے زریاب نے اس کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

"اب بتاؤ مانو بلی کہاں جاؤ گی بھاگ کر ہنہ؟" اس نے کان کی جانب ہوتے ہوئے کہا تھا۔ زنجبیل نے ہاتھ پاؤں ہلانے شروع کر دیے تھے۔

"چھوڑو مجھے بدتمیز!" وہ اس پہ چیخی تھی۔

"چھوڑنے کے لیے تھوڑی پکڑا تھا میں نے تمہیں۔" زریاب نے دانت دکھاتے ہوئے کہا تھا۔

"بدتمیز! میں کہہ رہی ہوں مجھے چھوڑو۔" وہ اس کے ہاتھ کی گرفت کو ڈھیلی کرنا چاہ رہی تھی مگر ناسود۔

www.novelsclubb.com

"نا چھوڑوں تو؟"اس نے بھوری آنکھوں میں چیلنجنگ انداز سے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

"تم واقع نہیں چھوڑ رہے۔"زنجبیل نے اپنی آنکھیں اس کے چہرے پہ گاڑھی تھیں۔اور آہستہ سے ان میں نمی بھر آئی تھی جو کہ اس کا پرانا حربہ تھا۔

"آج نہیں میں پاگل بننے والا تمہارے آنسوں سے۔"زریاب نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔اچانک سے گرم مائع گالوں پہ لڑکھنا شروع ہو گیا تھا۔

"تم مجھ سے پیار نہیں کرتے۔"بھری ہوئی آنکھوں سے اس نے شکوہ کر ڈالا تھا جبکہ وہ اس ڈرامے باز کو دیکھ رہا تھا جو مگرمچھ کے آنسو بہا رہی تھی۔

"آہ میں نے ایسا کب کہا؟رونا بند کرو۔"زریاب نے اسے ڈپٹا تھا۔

"ہاں تو اور کیا مجھے گھمانے نہیں لے کر گئے تم۔شادی سے پہلے ہر ہفتے لے کے جاتے تھے اب مہینے میں ایک بار۔"اس نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا تھا،زریاب کو بے ساختہ اس پہ پیار آیا تھا۔

اومیری مانو بلی! اتنی سی بات پہ رو رہی ہے۔" اس نے توتلی زبان میں کہتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

جھوٹے بس فرضی باتیں ہی آتی ہیں تمہیں۔" زنجبیل نے منہ بناتے ہوئے اس کو دیکھا تھا۔

نہیں تو! چلو اٹھو میں اپنی بلی کو کچھ کھلا کر لاتا ہوں۔" اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا" ۔گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور موبائل جیب میں رکھتا۔اس کا ہاتھ تھامے اپارٹمنٹ سے باہر نکلا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سٹریٹ فوڈ کھانے بیٹھے تھے۔زنجبیل کی فرمائش پہ وہ اسے مٹکا فرائز کھلانے لایا تھا۔

اب اپنے چہرے کی خوشی دیکھو، بس شوہر کو تنگ کرنا ہوتا ہے۔" وہ اس کو سکون" سے کھاتا دیکھ کر بولا تھا۔

ہمم تو اور کس کو تنگ کروں میں؟ ساتھ والے شمشاد کو؟" زنجبیل نے فائز منہ" میں رکھتے ہوئے کہا تھا اور زریاب اس کے سوال پہ ہنسنا شروع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لوگ سچ ہی کہتے ہیں کزن سے شادی نہیں کرنے چاہیے اور وہ بھی محبت کی "
شادی۔۔۔!"اس نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگائے تھے،زنجبیل نے اس کے پیر پہ
پیر مارا تھا۔

تو اور تم نے ساتھ والوں کی شکیلہ سے شادی کرنی تھی ہنہ ؟"اس نے گھورتے "
ہوئے کہا تھا۔

خیر تو ہے آج ساتھ والے بہت یاد آرہے ہیں تمہیں ؟"زریاب کھا کم رہا تھا اس کو "
تنگ زیادہ کر رہا تھا۔

نہیں !لیکن تمہاری حرکتوں کی وجہ سے ضرور یاد آرہے ہیں. "اس نے آنکھیں "
گھمائی تھیں۔وہاں سے فارغ ہونے کے بعد زریاب نے اسے گجرے دلائے تھے
جس کی وجہ سے اس کو موش اور خوشگوار ہو گیا تھا،بس چھوٹی چھوٹی چیزوں سے وہ
خوش ہو جایا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ سے مل کر ہم کچھ بدل سے گئے

شعر پڑھنے لگے گنگنانے لگے

پہلے مشہور تھی اپنی سنجیدگی،

اب تو جب دیکھیے مسکرانے لگے

ہم کو لوگوں سے ملنے کا کب شوق تھا

محفل آرائی کا کب ہمیں ذوق تھا

آپ کے واسطے ہم نے یہ بھی کیا

ملنے جلنے لگے آنے جانے لگے

ہم نے جب آپ کی دیکھیں دلچسپیاں،

آ گئیں ہم میں بھی تبدیلیاں

www.novelsclubb.com

اک مصور سے بھی ہوئی دوستی

اور غزلیں بھی سننے سنانے لگے

آپ کے بارے میں پوچھ بیٹھا کوئی

کیا کہیں ہم سے کیا بدحواسی ہوئیں

کہنے والی جو بات تھی وہ ہو نہ سکی،

بات جو تھی چھپانی، بتانے لگے

عشق بے گھر کرے، عشق بے در کرے

عشق کا سچ ہے کوئی ٹھکانہ نہیں

www.novelsclubb.com

ہم جو کہ تک ٹھکانے کے تھے آدمی

آپ سے مل کر کیسے ٹھکانے لگے

سورج کی آخری کرنیں رینگ کر کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔ سیاہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ صوفے پہ بیٹھا، لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا۔ ساتھ ساتھ کچھ گنگنانے میں مصروف تھا۔ علوینہ دھوپ سے آکر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اس نے ایک نظر اسے غور سے دیکھا اور مسکرادیا۔ علوینہ کو دیکھتے ہی مسکراہٹ اس کے چہرے کا حصہ بن جاتی تھی۔

کیا ہوا؟" عفیف نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔"

میں بور ہو رہی ہوں۔" اس نے کشن گود میں رکھتے ہوئے منہ بسورا تھا۔"

ایک عدد شوہر کے ہوتے ہوئے بھی بور ہو رہی ہیں۔" اس نے اسے ہنسانا چاہا تھا" ۔ جس پہ علوینہ نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

شوہر جب اپنے آفس کے کاموں میں مصروف ہو تو بیوی کیا کرے؟" اس نے" ٹھوڑی ہاتھ پہ ٹکاتے ہوئے اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکا تھا۔ جو پر شوق نظروں سے اس پر جمیں تھیں۔

توشوہر اپنے آفس کے کام چھوڑ سکتا ہے۔"اس نے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ کی"
سکرین کو گرادیااور اپنارخ اس کی جانب موڑا۔

تواب بتایئے بیگم۔۔۔آپ کی بوریت کا کیا کریں؟"عفیف نے صوفے کی پشت"
پہ کہنی ٹکاتے ہوئے اسے دیکھا۔

مجھے کیاپتہ،اب یہ بھی میں ہی بتاؤں۔"علوینہ نے منہ بسورے ہوئے کندھے"
اچکائے تھے۔

کافی پینے چلیں؟"عفیف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا کیونکہ علوینہ کا پسندیدہ کام"
کافی کے ساتھ براؤنیز انجوائے کرنا تھا۔

نہیں یہ اس سے بھی بورنگ کام ہے،موڈ نہیں ہے میرا۔"اس کی بات پہ عفیف"
نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

جھولے لینے چلیں پھر؟"عفیف نے طنزیہ کہا تھا۔"

ہاں یہ آئیڈیا مجھے پہلے کیوں نہیں آیا۔ایمیوزمنٹ پارک چلتے ہیں۔"اس نے" خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا تھا جبکہ وہ اس کی بات پہ حیران ہوتا رہ گیا تھا۔

چلو ٹھیک ہے جاؤ تیار ہو جاو۔"عفیف نے اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے اسے کہا تھا" ۔جو خوشی سے فون پہ کسی کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔بیل جا رہی تھی۔اگلی بیل پہ کال اٹھالی گئی تھی۔عفیف فریش ہونے کے لیے واشروم میں چلا گیا تھا۔

ہیلو بیلا! تم فری ہو؟"علوینہ نے کال ملتے ہی اس سے سوال کیا تھا۔"

نہیں میں بہت ایکسپنسیو ہوں۔"دوسری جانب سے ہمشہ کی طرح الٹا جواب آیا" تھا۔

یہ ٹھنڈی جگتیں بعد میں مارنا۔پہلے میری بات سنو۔میں اور عفیف ایمیوزمنٹ" پارک جا رہے ہیں۔تم دونوں بھی چلو گے ہمارے ساتھ؟"علوینہ نے اسے بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

زریاب گھر پہ نہیں ہے وہ اپنے کسی دوست سے ملنے گیا ہے۔"زنجبیل نے اسے" بتایا تھا۔

اچھا میں تمہیں پک کر لیتی ہوں آدھے گھنٹے تک تیار رہنا اوکے۔"علوینہ نے" اسے حکم دیا تھا۔

اور زریاب؟"زنجبیل کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی۔علوینہ نے نکھیں" گھمائیں تھیں۔

میں عفیف سے کہتی ہوں وہ اسے کال کر کے بلالیں گے۔ لیلا کے مجنوں کو۔اب" تیار ہو جاو۔"اس نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی تھی۔اور اپنے لیے کپڑے نکالنے لگی۔پرپل سویٹ شرٹ کے ساتھ سیاہ سویٹ پینٹ پہنے، بالوں کا میسی بن بنائے ،کراس باڈی پہنے وہ جو گرز پہن رہی تھی۔جب عفیف روم میں داخل ہوا۔جینز اور وائٹ شرٹ پہ دینم جیکٹ پہنے وہ اس کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

چلیں میڈم۔"اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا، جسے علوینہ نے ہنستے ہوئے تھام لیا" تھا۔

یس باس۔"وہ کہتی ہوئی اس کے ساتھ چلنا شروع ہوگئی۔رومانہ کیانی سے ملنے" کے بعد وہ دونوں زنجبیل کو پک کرنے کے لیے گئے تھے۔

ہیلو !بے بی۔"زنجبیل چہکتے ہوئی اپنی دوست سے ملی تھی جبکہ عفیف ان کو دیکھ" رہا تھا کہ مل تو ایسے رہی ہیں جیسے دو صدیوں کی بچھڑی ہوئی ہیں حالانکہ کل ہی ملی تھیں۔

یہ تمہارے لیے۔"علوینہ نے لال گلاب اپنی سہیلی کو پکڑایا تھا۔جو کہ تقریبا اسی" کی طرح کے کپڑوں میں ملبوس تھی۔بس اس نے گلابی شرٹ پہن رکھی تھی اور بھورے بالوں کی پونی بنا رکھی تھی۔

تھینک یو۔"وہ مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی تھی۔عفیف نے فون آن کر کے" سپیکر پہ لگایا تھا۔ساتھ ساتھ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زریاب کدھر ہو؟"عفیف نے اس سے پوچھا تھا۔جبکہ وہ دونوں سکون سے" بیٹھی تھیں۔علوینہ نے اپنے ہاتھ میں گلابی رنگ کا گلاب پکڑ رکھا تھااور اس کو گھمانے میں مصروف تھی۔

میں زرا فرینڈز کے ساتھ تھا۔خیریت۔"اس کی آواز گاڑی میں پھیلی تھی۔"

ہاں ہم سب گھومنے جارہے تھے تو تم بھی آجاؤ۔"عفیف نے اسے بتایا تھا۔"

میں ضرور آتا لیکن زنجبیل گھر پہ انتظار کررہی ہو گی۔"اس کی بات پہ علوینہ نے" !زنجبیل کو شریر نظروں سے دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہو اتنی فکر اوئے ہوئے۔۔

زنجبیل بھی ہمارے ساتھ ہی ہے اب آجاو۔"عفیف نے کہتے ہوئے کال کٹ" کردی اور اسے لوکیشن بھیجی تھی۔

www.novelsclubb.com

عفیف بھائی آپ ابھی تک اس کو پنک روز ہی لے کے کردیتے ہیں۔"علوینہ کی" شادی کے بعد سے وہ اسے بھائی کہتی تھی بقول اس کے اب وہ اس کا بہنوئی ہے تو عزت و تکریم کا حق دار ہے۔

ہاں کیونکہ مجھے پسند ہیں۔"عفیف نے مسکراتے ہوئے بتایا تھااور اس پسندید گی کے پیچھے کی وجہ وہ دونوں جانتی تھیں۔اس نے پارکنگ میں گاڑی کھڑی کی ،زریاب بھی پانچ منٹ بعد وہاں پہ ان کو جوائن کر چکا تھا۔

عفیف اس جھولے پہ بیٹھتے ہیں۔"علوینہ نے سامنے چلتے جھولے کی جانب" اشارہ کیا تھا۔اس جھولے کی سپیڈ دیکھ کر اس نے ایک بار علوینہ کو اور ایک بار جھولے کو دیکھا تھا۔

آر یو شیور کہ اس سے زندہ بچ کے آجاؤ گی؟"اس نے تفتیشی نظروں سے اسے" دیکھا تھا۔

یس۔"اس نے زور زور سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

زنجبیل،زریاب چلو گے؟"عفیف نے ان دونوں سے پوچھا تھا جس پہ انہوں" نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

عفیف چلو۔"علوینہ اس کو بازو پکڑتی ہوئی جھولے کی جانب بڑھ گئی۔"

وینہ ایک بار پھر سوچ لو۔"عفیف نے اس کی بیلٹ بند کرتے ہوئے پوچھا تھا۔"

تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو جا سکتے ہو۔"علوینہ نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔جس پہ وہ ہنسا تھا۔

مجھے ڈر نہیں لگتا میں تمہاری وجہ سے کہہ رہا ہوں۔جیسے تمہاری مرضی۔"اس" نے کہتے ہوئے کندھے اچکاتے تھے۔تھوڑی دیر بعد جھولا سٹارٹ ہوا تھا،اس کی سپیڈ بڑھتی جا رہی تھی۔

عفیف یہ اتنی تیز کیوں چل رہا ہے؟"وہ تقریباً چیخی تھی۔عفیف کا بازو تھامتے" ہوئے اس نے آنکھیں میچی تھیں۔

وینہ جانی میں نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا۔"وہ ہنستا ہوا کہہ رہا تھا۔اور علوینہ اس کے" بازو کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔اور وہ مسلسل اس کی حالت پہ ہنس رہا تھا۔

یار جھولا رکوا دو۔"اس نے منت بھرے انداز میں کہا تھا،اس کا جی متلا رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

رک جاتا ہے ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں۔"اس نے اس کا بازو تھپکا تھا" ۔اللہ اللہ کر کے وہ جھولے سے اتری تھی، سر مسلسل چکرا رہا تھا۔عفیف نے اس کا بازو نہ پکڑا ہوتا تو یقیناً وہ گر چکی ہوتی۔

یہ لو پانی پیو، میں نے تو منع کیا تھا۔"وہ اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔اور" پانی کی بوتل اس کو پکڑائی، جبکہ زنجبیل اس کی حالت پہ ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی۔

وینہ چلو اب دوسری رائڈ پہ چلتے ہیں۔"زنجبیل نے اس کا بازو پکڑا تھا۔"

نہیں اس کو ابھی رہنے دو، تم دونوں انجوائے کرو۔"عفیف نے زنجبیل کو نرمی" سے منع کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

علوینہ اب دھیان سے۔"زریاب جاتے ہوئے تنگ کرنا نہیں بھولا تھا،عفیف" اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔وہ سکون سے ارد گرد چہل پہل دیکھ رہا تھا۔

کچھ کھاؤ گی وینہ۔"عفیف نے اس سے نرمی سے پوچھا تھا۔"

ہاں بہادر ہونے کی گولیاں۔"اس نے رونے والی صورت بناتے ہوئے کہا تھا"

۔عفیف نے ہنستے ہوئے اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔

آپ جیسی ہیں ویسی ہی اچھی ہیں۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا جبکہ علوینہ نے" ناک منہ بسورے ہوئے اسے پیچھے کیا تھا۔ایمیوزمنٹ پارک سے فارغ ہونے کے بعد وہ سب ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔کھانا سرو کیا جا چکا تھا۔سارے میں انتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ہمیشہ کی طرح آج بھی اس نے پہلے علوینہ کے لیے کھانا نکالا تھا۔

ویسے آج تو مزہ آ گیا مجھے گھومنے کا۔"زنجبیل نے کھانا کھاتے ہوئے استفسار کیا" تھا۔

www.novelsclubb.com

واقع ہی بچپن کے دن یاد آ گئے تھے۔"زریاب نے اس کے ساتھ حامی بھری" تھی۔

علوینہ کو توزیادہ ہی مزہ آیا ہے آج۔"عفیف نے نوالہ حلق سے اتارتے ہوئے" اسے چھیڑا تھا۔

ہاں بہت زیادہ، اتنا زیادہ کہ پوری زندگی نہ بھولوں میں۔"اس نے طنزیہ" مسکراہٹ اچھالی تھی۔ڈنر کے بعد وہ اپنے گھروں کو نکل گئے تھے۔ایک اور دن کا اختتام ہو گیا تھا۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ اپنے کام میں کوتاہی نہیں کرتا۔اسلام آباد کا موسم معمول سے ہٹ کر خوشگوار تھا۔شام کے وقت مدھم سروں پہ ہوا چل رہی تھی۔ سورج کی آخری کرنیں آسمان پہ موجود تھیں۔سیاہ ہاف سلیو شرٹ،اور ٹراؤزر پہنے وہ بالکونی میں کھڑا تھا،جب اس کی توجہ کسی میٹھی سی آواز نے کھینچی تھی۔

"عبیر بیٹے! یہ آپ نے کہاں سے لیا؟" وہ چھے سالہ عبیر سے جھک کر پوچھ رہی تھی، جو نا جانے ہاتھ میں کوئی سیاہ رنگ کی چیز پکڑے کھڑا تھا۔

"خالہ یہ مجھے میرے دوست نے دیا تھا۔" اس نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپائی تھیں۔

"اچھا یہ مجھے دکھاؤ۔" علوینہ نے اسے ہاتھ میں پکڑا تھا اور ساتھ ہی چھوڑ دیا تھا، وہ عجیب سا محسوس ہوا تھا کچھ چپکنے والا، اسے کراہت محسوس ہوئی تھی۔

"یہ کیسی گندی چیزیں لے لیتے ہو آپ، چلو آؤ ہینڈ واش کریں پھر میں آپ کو فرائز بنا کر دیتی ہوں۔" وہ اس کو پیار سے سمجھاتی ہوئی، ہاتھ تھام کر اندر لے آئی جبکہ عفیف مسکراتا ہوا اس کی آواز کو سن رہا تھا۔ علوینہ کی آواز عفیف سلیمان کے جسم میں توانائی بھر دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے نکلا تھا، فرائز کی خوشبو سارے میں پھیل رہی تھی۔

"اتنے مزے کی خوشبو کہاں سے آرہی ہے؟" عفیف اونچی آواز میں کہتا ہوا باہر آیا تھا، اس کی آواز پہ کچن شیلف کے پاس سٹول پہ بیٹھے عبیر نے سر اٹھایا تھا۔

"کچن سے آرہی ہے۔" اس نے معصومیت سے بتایا تھا، وہ بالکل اپنے باپ کے جیسا تھا۔

"اوہ اچھا، مجھے لگا کہیں اور سے آرہی ہے۔" عفیف اس کے بال بکھیرتا ہوا ساتھ والے سٹول پہ بیٹھ گیا۔

"وینہ خالہ عفیف کو بھی فرائز دیں۔" اس کی بات پہ علوینہ کی ہنسی چھوٹی تھی جبکہ عفیف نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔

"عفیف چاچو۔۔۔" عفیف نے ہنستے ہوئے اسے بتایا تھا۔

"وینہ خالہ آپ کو عفیف کہتی ہیں؟" عبیر نے چھوٹا سا احتجاج کرنا چاہا تھا۔

"وہ کہہ سکتی ہے۔" عفیف نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عبیر عفیف آپ سے بڑے ہیں۔اور بڑوں کو ان کے نام سے نہیں پکارتے۔""

علوینہ نے شیلف پہ فرائز کی پلیٹ رکھی اور کیچپ کی پیالہ ان کی جانب کھسکائی۔

اوکے وینہ خالہ۔"اس نے سمجھداری سے سر ہلایا تھا اور آلو کو دانتوں سے کترنے " لگا۔عبیر تھوڑی دیر بعد وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔اب صرف وہ دونوں ہی وہاں موجود تھے۔

علوینہ ادھر بیٹھو۔"عفیف نے اس کو اپنے ساتھ والے سٹول پہ بیٹھایا تھا اور " پلیٹ اس کی جانب کھسکائی تھی۔

آج کا دن کیسا گزرا؟"علوینہ نے فرائز کھاتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔علوینہ " اور زنجبیل اپنے پراجیکٹ پہ کام کر رہی تھیں جس کی وجہ سے وہ دونوں آفس نہیں جا رہی تھیں۔

اچھا تھا لیکن تمہارے بغیر مجھے مزہ نہیں آیا۔"عفیف نے آخر میں برا سامنہ بنایا۔"

www.novelsclubb.com

آفس میں کام کرنے جاتے ہیں، مزے لینے نہیں۔"علوینہ نے آنکھیں گھمائی" تھیں۔ جس پہ عفیف ہنسا تھا۔

زیادہ چالاک نہیں ہو رہی آج کل؟"عفیف نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے" ہوئے سوال کیا تھا۔

میں تو شروع سے ہی ایسی ہوں بس کبھی آپ کا واسطہ نہیں پڑا تھا۔"اس نے شیخی" بھگارنے والے انداز میں کہا تھا۔

صحیح ہوا جو میرا واسطہ نہیں پڑا، صرف ان آنکھوں سے واسطہ پڑا تھا اور بہت ہی" بھاری پڑا تھا مجھے۔"اس نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا، علوینہ اس کی بات پہ ساکت رہ گئی تھی پھر یکدم ہی مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"You are man of my dreams ,I love you. "

علوینہ نے یکدم ہی کہا تھا۔اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں جو کہ اس کی بات کی سچائی بیان کر رہی تھیں۔ عفیف اس کے بدلتے رنگوں کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

چلو آؤ اسی خوشی میں تمہیں پاستہ کھلاتا ہوں۔"عفیف اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا کچن میں لے گیا، ایپرن پہننے کے بعد اس نے احتیاط سے چیزوں کو بنانا شروع کیا۔علوینہ آرام سے مہارت سے چلتے اس کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔"

شوخی شباب حسن تبسم حیا کے ساتھ

دل لے لیا ہے آپ نے کس کس ادا کے ساتھ

---

www.novelsclubb.com

چند سال بعد :

فروری کے درمیان میں موسم خوشگوار تھا،ہر جانب بہار کی آمد تھی، پھولوں کی خوشبو سارے میں پھیل رہی تھی، سورج پوری آب وتاب کے ساتھ آسمان پہ موجود تھا۔اورنج رنگ کی چھوٹی سی عمارت جو پھولوں سے ڈھکی ہوئی تھی،اندر داخل ہوتے ہی ریسیپشن ڈیسک تھا۔اس کے پیچھے ہی بڑے بڑے ہجوں میں کمپنی کا نام لکھا گیا تھا۔اور ویٹنگ ائیریامیں صوفے رکھے گئے تھے۔

سیاہ ملگجے سے لباس میں وہ سٹاف کو ہدایات دے رہی تھی۔

ہیلو باس!"گھمبیر مردانہ لہجے پہ وہ مڑی تھی،اوراس کے سامنے ہی سیاہ ڈریس" پینٹ، سیاہ بٹن شرٹ پہنے وہ کھڑا تھا۔علوینہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

ویلکم!"علوینہ نے مسکراتے ہوئے عفیف سے کہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

لگتاہے کافی زوروشور سے کام ہورہاہے۔"اس نے اردگرد پھیلے پلینرز وغیرہ کو" دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا تھا۔

ہاں۔۔۔وہ بس ویڈنگ سیزن چل رہا ہے نہ۔"علوینہ نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا" تھا۔

زنجبیل نظر نہیں آرہی؟"عفیف نے متلاشی نظروں سے پوچھا تھا۔"

کسی نے مجھے یاد کیا؟"آسمانی رنگ کے کرتا پاجامہ پہنے، بھورے بالوں کا جوڑا" بنائے وہ ہمیشہ کی طرح چہچہاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی،وہ بالکل ویسی کی ویسی تھی،ایک ہاتھ میں دو پونیوں والی بچی کو اٹھائے، جس کی عمر لگ دو سال ہو گی، شہد رنگ آنکھیں باپ سے چرائی گئی تھیں۔بھورے بال اور نقوش ماں جیسے تھے۔

ہائے!زینی۔۔۔"عفیف نے، زنجبیل سے زینیا کو لیا تھا۔زریاب اور زنجبیل کی" بیٹی۔عفیف نے اس کے دونوں گالوں کو باری باری چوما تھا،جس پہ وہ کھلکھلائی تھی۔

علوینہ مس،افتخار کی کال دی تھی،وہ اپنے ایونٹ کی ڈیکور میں کچھ چینجز کرنا چاہ" رہی تھیں۔میں نے ان کو پرسوں کا ٹائم دے دیا ہے۔"زنجبیل نے کرسی پہ بیٹھتے

www.novelsclubb.com

ہوئے اسے اطلاع دی تھی۔زنجبیل اور علوینہ نے اپنا بزنس سٹارٹ کرر کھا تھا جو کہ اب تک اچھا جارہا تھا۔

"اچھاٹھیک ہے پھر میں گھر کے لیے نکل رہی ہوں۔سارہ اور اریب آج گھر آرہے ہیں۔"علوینہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور موبائل میز سے پکڑا۔عفیف زینیا کو زنجبیل کے حوالے کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے اللہ حافظ۔"زنجبیل اس سے گلے ملی تھی۔علوینہ نے زینیا کے گال کھینچتے تھے۔جس پہ اس نے اپنی ناک سکوڑتی تھی۔

"اچھا شام کو چکر ضرور لگانا زریاب کے ساتھ۔"علوینہ جاتے ہوئے اسے دعوت دینا نہیں بھولی تھی۔عفیف نے اس کے لیے فرنٹ ڈور اوپن کیا تھا۔وہ مسکراتی ہوئی اندر بیٹھی تھی۔گھوم کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔اور گاڑی سڑک پہ ڈال دی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہماری شادی کو ڈھائی سال ہو گئے ہیں۔وقت کتنی تیزی سے گزر رہا ہے نہ؟""

علوینہ نے سیٹ کی پشت پہ سر ٹکا دیا تھا۔وہ اس کی بات پہ مسکرا دیا تھا۔

واقع ہی بہت جلدی وقت گزر رہا ہے۔"اس نے سر ہلاتے ہوئے اس کی بات کی" تائید کی تھی۔اس نے پھول فروش کے پاس گاڑی کو بریک لگائی تھی۔علوینہ نے آنکھیں کھولنے کی زحمت نہیں کی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کیا لینے گیا ہے۔

یہ لیں آپ کے پھول۔"اس نے گلابی رنگ کے گلاب اسے تھمائے تھے،علوینہ" نے مسکراتے ہوئے تھام کر اپنے ناک کے پاس کیے تھے۔

شکریہ۔"وہ مسکرادی تھی،عفیف کے لیے اس کی چھوٹی سی مسکراہٹ بہت اہم" تھی۔گھر پہنچ کر اس نے رقیہ بیگم کے ساتھ کچن میں کام کرنا شروع کر دیا تھا۔سارہ اس سے کتنی دیر بعد ملنے کے لیے آرہی تھی اور اس سے زیادہ خوشی علوینہ کو اپنے بھانجے سے ملنے کی تھی۔شام کو چار بجے گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا۔علوینہ دروازے کی جانب لپکی تھی۔وہ صبح والے لباس کی نسبت اب پیلے رنگ کے پرنٹڈ شلوار

www.novelsclubb.com

قمیض میں ملبوس تھی، چہرے پہ ہلکا پھلکا سا میک اپ کیے وہ نکھری نکھری معلوم ہو رہی تھی۔

اسلام علیکم! خالہ کی جان۔"علوینہ نے دو سالہ عزیر بیگ کو اپنے ساتھ لگایا تھا" ۔اور پھر باری باری اس کے سیب جیسے گالوں کو چوما تھا۔

خالہ بھانجے کا پیار ختم ہو گیا ہو تو اپنی بہن سے بھی مل لو۔"سارہ نے ہنستے ہوئے" کہا تھا۔جس پہ علوینہ ہنستی ہوئی سارہ سے بغل گیر ہوئی تھی۔اریب گاڑی کو لاک کرتا ہوا آ رہا تھا۔عفیف سے گلے ملتا ہوا وہ اندر کی جانب بڑھا تھا۔رومانہ کیانی لاونج میں بیٹھی تھی۔ان سے ملنے کے بعد وہ وہیں بیٹھ گئے تھے۔رقیہ بیگم نے جوس اور دیگر لوازمات میز پہ سجا دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

اریب اور عفیف اپنا کوئی ٹاپک لے کر بیٹھے تھے، جبکہ سارہ رومانہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔اور عزیر علوینہ کے ساتھ کھیل رہ تھا۔

"زنجبیل نہیں آ رہی وینہ بیٹا؟" رومانہ کیانی نے علوینہ سے پوچھا تھا۔ جس پہ اس نے گھڑی پہ نظر دوڑائی تھی۔

"دادو میں کال کرتی ہوں اسے نے والی ہو گی۔" علوینہ کہتی ہوئی وہاں سے نکلی تھی ۔اور زنجبیل کو کال ملائی۔

"ہیلو بیلا۔ کب تک آ رہی ہو؟" اس نے کال ملتے ہی سوال کیا تھا۔

"بس پانچ تک پہنچ رہی ہوں۔" دوسرے جانب سے آواز ابھری تھی۔ اور ٹھیک دس منٹ بعد دروزی کھلنے کی آواز آئی تھی۔ زریاب، زنجبیل اور زینیا کے ہمراہ لاونج میں داخل ہوا تھا۔

"اسلام علیکم!" زریاب نے خوشدلی سے سلام لی تھی۔ اور عفیف اور اریب سے بغل گیر ہوا۔ جبکہ زنجبیل تو اپنے بھتیجے کو ملنے میں مصروف تھی۔ اور اس سب میں زینیا خود کو اگنور ہوتا محسوس کر کے رومانہ بیگم کی گود میں بڑھ کر بیٹھ چکی تھی ۔زنجبیل اور علوینہ نے ڈائنگ ٹیبل سیٹ کیا تھا۔ سب میز کے ارد گرد بیٹھے تھے۔

لگتا ہے آج علوینہ نے کھانا بنایا ہے۔"اریب نے میز پہ پڑی ڈشز پہ نظر دوڑاتے" ہوئے استفسار کیا تھا۔

جی بھائی میں نے بنایا ہے۔آپ کھا کر دیکھیں مزہ نہ آیا تو پیسے واپس۔"اس نے" مزاحیہ انداز میں کہا تھا جس پہ سب ہنسے تھے۔

وہ تو مجھے پتہ ہے، تمہیں کھانا بہت اچھے سے بنانا آتا ہے۔"اریب نے کباب کا ٹکڑا" منہ میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔

یار عفیف تمہاری تو موجیں ہیں اتنا اچھا کھانا بناتی ہے علوینہ۔اور ایک میری بیوی" ہے جس کو میں خود بنا کر کھلاتا ہوں۔"زریاب نے بریانی چکھتے ہوئے زنجبیل کو چڑایا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں کھانا اچھا بناتی ہوں وہ علیحدہ بات ہے کہ تمہیں وہ ہضم نہیں ہوتا ہنہ۔"" زنجبیل نے ناک سکوڑی تھی۔

نہیں اچھا بناتی ہے میری نند کھانا۔" سارہ نے اس کی سائیڈ کی تھی، جس پہ" زنجبیل کھلے دل سے مسکرائی تھی۔ خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔ کھانے کے بعد وہ کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔ گیارہ بجے کے قریب زریاب اور زنجبیل گھر کے لیے نکل گئے تھے۔ سارہ اور اریب کو وہ ان کے کمرے تک چھوڑ دی تھی۔ عزیر پہلے ہی سو چکا تھا۔ علوینہ سارا کام سمیٹ کر کمرے میں آئی تھی۔ جب اس کی نظر بیڈ پہ بیٹھے عفیف پہ پڑی تھی جو ہاتھ میں کتاب تھامے ورق گردانہ میں مصروف تھا۔

علوینہ۔ "اس کے پکارنے پہ وہ متوجہ ہوئی تھی۔"

تم نے ڈائری لکھنا کیوں چھوڑ دی ہے؟' اس نے شیشے میں اس کا عکس دیکھتے" ہوئے سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یں ڈائری پریشانی میں لکھتی تھی اور جب سے آپ سے ملی ہوں میری پریشانیاں" کم ہو گئی ہیں۔"اس نے جیولری اتار کر سنگھار میز پہ رکھی اور بالوں میں برس چلانے لگی۔

ویسے مجھے بہت فائدے ہوتا تھا تمہاری ڈائری کا، ہر چیز کا پتہ چل جاتا تھا۔"عفیف" نے نکھ ونک کی تھی، جس پہ علوینہ نے اسے گھورا تھا۔

ویسے میں نے ابھی بھی ڈائری کی وجہ سے معاف نہیں کیا آپ کو۔"اس نے" بالوں کو رف بن میں تبدیل کر دیا اور اپنا ناٹ ڈریس لیتی ہوئی واشروم میں غائب ہو گئی۔ جبکہ پیچھے عفیف کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح ان سب نے راول جھیل کے کنارے پکنک پلین کی تھی۔ناشتے کے بعد وہ سب نکل پڑے تھے۔بارہ بجے کے قریب وہ سب پہنچ چکے تھے۔زنجبیل اور

زریاب کی گاڑی پارکنگ میں رکی۔وہ سب ان کا انتظار کر رہے تھے۔ان کے آتے ہی وہ سامان لے کر جھیل کے کنارے پہنچے تھے۔پکنک باسکٹ پکڑے وہ علوینہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ٹراپکل شرٹ پہنے،شیڈز چڑھائے وہ مسکراتا ہوا وجیہہ لگ رہا تھا۔

ویسے دادو کو بھی آجانا چاہیے تھا ہمارے ساتھ؟"علوینہ نے اس کی چہرے کی" جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں ان کو کہا تھا میں نے،بس وہ شروع سے گھر میں اپنی کتابوں کے ساتھ رہنا" زیادہ پسند کرتی ہیں۔"عفیف نے کندھے اچکاتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

ویسے کتابیں انسانوں سے بہتر ہیں۔"سیاہ بالوں والی لڑکی نے تبصرہ کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

انسان بھی اچھے ہوتے ہیں۔"اس نے احتجاج کرنا چاہا۔"

ہاں ہوتے ہیں مگر کتابوں میں لکھے الفاظ ہمیں کاٹتے نہیں ہیں بلکہ کاٹے ہوئے" زخموں کو سی دیتے ہیں اور انسانوں کے کہے الفاظ سلائی ہوئے زخموں کو بھی اڈھیر دیتے ہیں۔"اس کی سبز آنکھوں میں بہت کچھ ایک ساتھ ابھرا تھا۔

ہاں یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن جیسے ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا ویسے ہر کتاب بھی" ایک جیسی نہیں ہوتی۔"اس نے کندھے اچکائے۔

ہمم! یہ قدرت کا قانون ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا"

۔پونی ٹیل میں بندھے بال بھی جھولے تھے۔پکنک میٹ پہ کھانے پینے کی اشیاء رکھی گئی تھیں۔کھانا وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد وہ کھیلنے میں مصروف تھے۔

زنجبیل نے زریاب کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور زور زور سے گھما دیا۔

www.novelsclubb.com

آئے ظالم کون سا بدلا لے رہی ہو؟"وہ چکراتے ہوئے سر کے ساتھ چیخا تھا۔"

اس سے زیادہ چکر تمہاری بیٹی مجھے دن میں دیتی ہے۔"وہ ہنستی ہوئے بولی تھی۔"

کیاہو گیا،اب اس کا بدلا بھی مجھ معصوم سے لے رہی ہو۔"اس کے معصوم کہنے" پہ سب نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے۔

زریاب اب پکڑ بھی لو، یا صرف باتیں ہی کرنی ہیں۔"عفیف نے اس کو باتیں" کرتادیکھ کر کہا تھا۔سارہ بچوں کے پاس بیٹھی تھی۔جبکہ باقی سب چھوٹے بچوں کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

زنجبیل۔۔۔۔"زریاب نے زور سے کسی کو پکڑتے ہوئے کہا تھا۔"

ابے سالے! یہ میں ہوں۔"اریب چیخا تھااور اسے خود سے دور ہٹایا تھا۔"

تم نے مجھے گالی نکالی ہے؟"زریاب نکھوں سے پٹی اتارتا ہوااس کی جانب بڑھا" تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں نکالی ہے، جیسی تیری حرکتیں ہیں نہ بندہ گالی کے علاؤہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا" ۔"اریب نے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا تھا۔

جاؤ بھئی ہم نہیں کھیل رہے، کھیلنے سے زیادہ لڑ رہے ہو آپ سب۔"علوینہ ان سب کو دیکھ کر ناراض ہوتی بولی تھی۔

"آو چلیں۔"علوینہ نے عفیف کو اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا، جس پہ سب نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے جاؤ، بہانے کی ضرورت نہیں تھی ویسے۔"اریب نے جان بوجھ کر ان کو تنگ کیا تھا۔ان کی بات پہ عفیف ہنستا ہوا اس کا ہاتھ گیا تھا اور اپنے ساتھ لیتا ہوا اسے چلنے لگا جبکہ پیچھے وہ دوبارہ سے کسی بحث میں مصروف ہو گئے تھے۔وہ دونوں جھیل کے کنارے چل رہے تھے، تھوڑی سی آگے جانے کے بعد وہ دونوں وہیں گھاس پہ بیٹھ گئے تھے۔ہلکی ہلکی ہوا ان کے بالوں کو چھو کر گزرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایک بات پوچھوں عفیف؟"علوینہ نے اس کی جانب گردن موڑتے ہوئے پوچھا۔

جی پوچھیں۔"اس نے پانی کی لہروں پہ آنکھیں جماتے ہوئے جواب دیا تھا۔"

تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو؟"اس نے ہتھیلی پہ ٹھوڑی جماتے ہوئے پوچھا تھا" وہ جانتی تھی اس کا سوال بچکانہ ہے۔اس کی بات پہ عفیف سلیمان بے ساختہ مسکرایا تھااور وہ اچانک سے اپنے سوال پہ خجل ہوئی تھی۔

جتنی اس پانی میں آکسیجن موجود ہیں اتنی۔"اس نے جھیل کے پانی کی جانب" اشارہ کیا تھااس کی بات پہ علوینہ گردن پیچھے پھینکتی ہوئی ہنسی تھی۔

ہنسو نہیں۔اس میں لاتعداد آکسیجن مالیکیول ہوں گے۔"اس نے علوینہ کو گھورا" تھاجو اس کے جواب پہ ہنستی جارہی تھی۔

وہ اصل میں یہ تھوڑاسا سائنسی جواب ہو گیانہ۔اس لیے بس۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا جس پہ عفیف بھی ہنسا تھا۔سورج آہستہ آہستہ ڈھل رہا تھااس کی آخری کرنیں پانی سے ٹکرا کراس کی آنکھوں میں پڑ رہی تھیں۔اور وہ محو سا اس کی سبز نکھوں کو دیکھ رہا تھا۔

تمہاری آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں؟ان کو بیان کرنے کو میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔اگر یہ الفاظ میں بیان ہو جائیں تو یہ خاک خوبصورت ہیں۔"اس نے جذب سے اس کی آنکھوں کو دیکھا تھا جس پہ علوینہ جھنپی تھی۔

"ایک ہی دل ہے کتنی بار جیتو گے؟"اس نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پہ سر ٹکا دیا تھا۔پرندے اڑ کر اپنے گھروں کو واپس جا رہے تھے۔

"جب تک زندہ ہوں تمہارا دل جیتتا رہوں گا۔"اس نے آسمان پہ اڑتے پرندوں کو دیکھا۔

"تم پہلے ہی جیت چکے ہو۔"اس کے چہرے پہ دل فریب سی مسکراہٹ تھی۔وہاں سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے ڈنر کیا تھا۔اریب اور سارہ لوگ لاہور کے لیے نکل گئے تھے۔علوینہ عفیف گھر آ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

آسمانی رنگ کے ملگجے لباس میں ملبوس، بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے وہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔ زینیا اس کے پاس ہی اپنی چیئر پہ بیٹھی تھی۔ کچن میں ناشتے کی انتہا انگیز خوشبو پھیلی رہی تھی۔

زینی دھیان سے کھاؤ۔۔۔ نیچے مت پھینکو؟" زنجبیل نے اس کو چمچ سے کھیلتے" دیکھ کر بولا تھا وہ کھیر کھانے سے زیادہ خود پہ گرا رہی تھی۔

میں نہیں گرا رہی۔" اس نے چمچ منہ میں ڈالتے ماں کو جواب دیا تھا۔"

زریاب آجاو ناشتہ بن گیا ہے۔" اس نے چائے کپوں میں ڈالتے ہوئے اسے آواز" دی تھی جو نا جانے کہاں مصروف تھا۔

زینی میں تمہیں کچرے میں پھینک آؤں گی، تم وہیں رہنا ڈیزرو کرتی ہو۔"""

زنجبیل اس کے ہاتھ صاف کرتی ہوئی بولی تھی جبکہ زینیا محزوز ہوتے ہوئے ماں کو دیکھ رہی تھی۔

بھئی کیا ہو گیا ہے جو اس معصوم کو ڈانٹ رہی ہو؟" سفید ڈریس شرٹ پہنے وہ" نک سک سا تیار کچن میں داخل ہوا تھا۔

یا خدایا اگر یہ معصوم ہے تو پھر بد معاش پتہ نہیں کیسے ہوتے ہوں گے۔" زنجبیل" نے گہرے سانس لیتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔

ویسے یہ تمہارے بچپن کا ہی ویژن ہے، تم بھی ایسی ہی تھی۔" زریاب اس کو تپاتا" ہوا کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا۔

آف! ماما کی ہی حوصلہ تھا جو مجھے برداشت کرتی تھیں۔" اس نے جھرجھری لی اور" کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ جبکہ زینیا دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی، یہ اس کا پسندیدہ کام تھا گند پھیلانا بقول زنجبیل کے۔

www.novelsclubb.com

میں بھی تمہیں برداشت کرتا تھا، جتنے بال بچپن نے تم نے میرے کھینچے تھے، آج" میں گنجا ہوتا اگر ماما مجھے آئل نہ لگاتی تو۔" زریاب نے ہنستے ہوئے بریڈ پہ جیم لگا کر اپنی بیگم کے سامنے رکھا تھا جو اسے کھانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

خیر تمہاری حرکتیں ہی ایسی تھیں میرا کیا قصور۔"زنجبیل نے بریڈ کترتے ہوئے" کندھے اچکائے۔

ہم حرکتیں تو میڈم آپ کی بھی کچھ خاص اچھی نہیں تھیں، چھوٹی سی بات پہ" ناراض ہو جاتی تھیں۔"زریاب ہنستا ہوا پرانی باتیں یاد کر رہا تھا۔

اچھا اچھا اب باتیں بنانا بند کرو، آفس سے دیر ہو رہی ہے۔"زنجبیل نے اس کا" دھیان بٹایا، اس سے پہلے وہ اس کے کارنامے سنا کر شرمندہ کرتا۔

تمہیں یاد ہے تم نے کہا تھا کہ گجرے نہیں لائے تو قاضی کو بھی نہ لانا۔"زریاب" نے اس کو یاد کروایا تھا جس پہ زنجبیل نے بھرپور دانتوں کی نمائش کی تھی۔

ہاں یاد ہے۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔"

www.novelsclubb.com

ویسے اگر میں گجرے نہ لاتا تو تم نے واقع نکاح نہیں کرنا تھا کیا؟"زریاب نے" دونوں کہنیاں میز پہ ٹکاتے ہوئے سوال کیا تھا۔

ہاں میں سیریس تھی۔ پھولوں اور گجروں پہ نو کمپرومائز۔"اس نے جلی کٹی" مسکان اچھالی تھی۔

آہ زینہ دیکھو زرا اپنی ماں کو۔۔۔اف مجھے یقین نہیں آتا۔"اس نے دونوں ہاتھ" بلند کرتے ہوئے کہا تھا، جس پہ زینیا کھلکھلائی تھی جیسے اسے باپ کی ساری بات سمجھ آگئی تھی۔اس نے زینیا کے دونوں گال باری باری چومے اور پھر اپنی بیوی کے سر پہ بوسا دیتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

شام کو گجرے لاؤں گا آپ کے لیے میڈم۔"اس نے ہاتھ ماتھے پہ رکھتے ہوئے" سلام کی اور کچن سے نکل گیا جبکہ زنجبیل ہنستی ہوئی برتن اٹھانے لگی۔کچن صاف کرنے کے بعد اس نے زینیا کے کپڑے تبدیل کیے اور آفس کے لیے تیار ہو کر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

آفس میں ہمیشہ کی طرح چہل پہل تھی،علوینہ اور زنجبیل کا بزنس بہت اچھا جا رہا تھا۔زنجبیل کے انگلی تھامے سیاہ فراک میں ملبوس زینیا چلتی جا رہی تھی۔جو سامنے اپنی خالہ کو دیکھ کر ماں کا ہاتھ چھوڑتی ہوئی بھاگی تھی۔

آہ خالہ کی پرنسس۔"علوینہ نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسے خود میں بھینچا" تھا۔

خالہ۔"زینیا دو سال کی تھی،اس نے جلدی بولنا سیکھ لیا تھا۔اس کی بے ربط باتیں" صرف چند لوگوں کو ہی سمجھ آتی تھیں۔

علوینہ ایک کام کرو اس کو نہ تم ہی رکھ لو۔"علوینہ نے زینیا کو گود میں اٹھایا تھا" ۔زنجبیل اپنی ورکنگ چیئر پہ بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو دے دو اتنی پیاری پرنسس کس کو نہیں چاہیے۔"علوینہ نے اس کی چھوٹی" سی ناک دبائی تھیں جس پہ وہ کھلکھلائی تھی۔

آف یہ اتنا تنگ کرتی ہے مجھے۔۔۔"زنجبیل نے لیپ ٹاپ کھولا۔"

ہاں تو تمہارا علاج ہے، تم کون سا کم تنگ کرتی ہو مجھے۔"علوینہ نے فوراً سے اپنی بھانجی کی طرف داری کی تھی۔

جاو بھئی تم خالہ بھانجی سے کوئی نہیں بحث کر سکتا۔"زنجبیل نے چڑتے ہوئے کہا تھا۔

آو زینیا میرے آفس میں چلتے ہیں آپ کو چاکلیٹ بھی دیتی ہوں۔آپ کی ماما تو پاگل ہیں۔"علوینہ اپنی دھن میں کہتی ہوئی اسے اپنے فس کی جانب لے گئی تھی ۔جبکہ زنجبیل پیچھے نفی میں سر ہلاتی رہ گئی تھی۔لنچ بریک میں علوینہ زنجبیل کے پاس ہی تھی۔

ماما۔۔میں جاراوں۔"زینیا علوینہ کی انگلی تھامے اپنی زبان میں بولی تھی۔"

زنجبیل میں عفیف کے آفس میں جا رہی ہوں، لنچ اس کے ساتھ کروں گی۔اور زینی بھی ساتھ جا رہی ہے۔"علوینہ نے اسے اطلاع دی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ تم دونوں کو تنگ کرے گی؟"زنجبیل نے اپنے نمونے کی جانب اشارہ کیا تھا جو" خالہ کی انگلی پکڑے دانت نکال رہی تھی، عفیف انکل تو اس کے فیورٹ تھے۔

عفیف کو خوشی ہو گی زینیا اس کے ساتھ لنچ کرے گی۔"علوینہ نے ہنستے ہوئے کہا" تھا۔ جس پہ زینیا نے زور زور سے سر ہلایا تھا۔

ٹھیک ہے لے جاو۔"زنجبیل نے اس کو اجازت دی تھی۔ علوینہ اس کو ساتھ" لیتی ہوئی گاڑی میں آگئی۔ آدھے گھنٹے بعد وہ عفیف کے ساتھ ریسٹورنٹ میں موجود تھیں۔ زینیا عفیف کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی۔ اور اپنے فرائز کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔

آفس کیسا جا رہا ہے؟"علوینہ نے پاستہ میں چمچ گھماتے ہوئے پوچھا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اچھا جا رہا ہے۔"عفیف نے مسکراتے ہوئے اپنی بیگم کو دیکھا تھا جو دن بہ دن اور" نکھرتی جا رہی تھیں۔ نیوی بلو کرتا پہنے، سفید سٹالر گلے میں ڈالے بالوں کو ہمشہ کی طرح میسی بن میں سمیٹا ہوا تھا اور سبز نکھوں میں ہلکا سا کاجل اسے حسین بنا رہا تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"علوینہ نے عفیف کی نظریں خود پہ محسوس کی تھیں۔"

دن بہ دن پیاری ہوتی جارہی ہو, خیریت؟"اس نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

ہاں بس کوئی میرا خیال رکھتا ہے اس لیے۔"اس نے مسکراتے ہوئے چمچ منہ میں ڈالا تھا۔

اوہ کہیں وہ کوئی، یہ بندہ ناچیز تو نہیں۔"اس نے ہلکا سا ہنستے ہوئے سوال کیا تھا۔"

ہاں دکھتا تو ایسا ہی ہے۔"علوینہ نے اس کو تنگ کیا تھا۔زینیا غور سے ان دونوں کو" باتیں کرر ہا دیکھ رہی تھی۔وہ دونوں اس کے پسندیدہ ترین لوگوں میں شامل تھے ۔جس کو وہ تنگ کرنا پسند نہیں کرتی تھی ورنہ اتنی دیر تک وہ سکون سے کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔

زینی بیٹے کو کچھ اور کھانا ہے؟"عفیف نے اس کے بال سہلاتے ہوئے پوچھا تھا۔"

یس۔"اس نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے سر ہلایا تھا جس کا مطلب عفیف بہت اچھے سے سمجھتا تھا۔

"چلو آؤ چلیں آئسکریم کھاتے ہیں۔"عفیف نے بل پے کرتی ہوئے اسے گود میں اٹھایا۔علوینہ اپنا بیگ لیتی ہوئی ان کے پیچھے چل دی تھی وہاں سے فارغ ہونے کے بعد علوینہ اسے لے کر اپنے آفس واپس آگئی تھی اور عفیف اپنی میٹنگ اٹینڈ کرنے چلا گیا تھا۔

آج وہ آفس سے جلدی واپس آگئی تھی،دوپہر کا کھانا تیار کرنے کے لیے وہ کچن میں گھسی تھی، کھانا بنانے کے بعد وہ شاور لینے کے لیے چلی تھی،وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں برش پھیر رہی تھی جب اسے اچانک سے زینیا کا خیال آیا تھا۔

زینیا۔۔"وہ اسے آواز دے رہی تھی، جواب ندارد۔اس نے زینیا کے کمرے میں جھانکا، خالی کمرہ اسے منہ چڑھا رہا تھا۔

زینی۔۔۔"اس نے ایک بار پھر آواز دی تھی، زنجبیل کو اچانک سے فکر لاحق ہوئی تھی۔ورنہ وہ اس کی ایک آواز پہ ماماما کرتی آجاتی تھی۔زنجبیل نے اس کو پورے گھر میں ڈھونڈ لیا تھا مگر وہ غائب تھی۔

زریاب کیا تم گھر آسکتے ہو؟"اس نے ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے اسے کہا تھا۔"

کیا ہوا ہے زنجبیل خیریت؟"دوسری جانب سے فکر مند آواز ابھری تھی۔"

وہ زینیا گھر پہ نہیں ہے، پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے۔"اس نے ناخن منہ میں ڈالتے ہوئے زریاب کو بتایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

واٹ۔۔۔تم اس کو دیکھو یہیں ہو گی، ڈھائی سال کی بچی اکیلے کہاں جائے گی۔""

وہ کہتا ہوا جلدی سے اپنے آفس سے نکلا تھا۔اور دس منٹ میں گھر پہنچ چکا تھا۔بیل بجنے پہ زنجبیل نے دروازہ کھولا۔

زنجبیل تم نے پورے گھر میں دیکھا ہے نہ؟"زریاب نے اس سے ایک بار پھر" پوچھا تھا۔

ہاں میں نے اسے پورے گھر میں دیکھ لیا ہے۔میں کھانے بنانے کے بعد شاور" لینے گئی تھی اس کے بعد دیکھا تو وہ مل نہیں رہی۔"زنجبیل نے روہانسی ہوتے ہوئے بتایا تھا۔

اچھا پریشان نہیں ہو، یہیں ہو گی کہیں پہ۔"زریاب نے آس پاس کے سبھی" گھروں میں چیک کر لیا تھا وہ کہیں بھی نہیں تھی۔ان دونوں کو فکر ستائے جا رہی تھی۔

زریاب عفیف کو کال کرو کہیں ان کے ساتھ تو نہیں۔"زنجبیل نے اسے کہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ان کے ساتھ کیسے ہو گی، اگر وہ لے کر جاتے تو ہمیں ضرور بتاتے۔"زریاب نے" اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔جس پہ اس نے اور برامنہ بنایا تھا۔دوپہر سے شام ہو گئی تھی مگر زینیا کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا۔

ہیلو عفیف! کیا زینیا تک لوگوں کی طرف ہے؟" زریاب نے اس سے پوچھا تھا۔"

نہیں زینیا تو نہیں ہے یہاں۔" عفیف نے اسے بتایا تھا۔"

یار وہ دوپہر سے غائب ہے پتہ نہیں کدھر ہے؟" زریاب کی آواز سے اس کی فکر" مندی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

اچھا تم نے چیک کیا کسی دوست کے گھر تو نہیں۔" عفیف نے اس سے کہا تھا مگر" اچانک ہی کسی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی.

فیف خالو! میری چاکلیٹ۔" وہ علوینہ کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔"

عفیف یہ زینیا کی آواز ہے نہ تمہارے پیچھے۔" زنجبیل نے فوراً سے پوچھا تھا" ۔کیونکہ فون سپیکر پہ تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں یار کیا ہو گیا ہے، زینی بے بی تو نہیں آئی یہاں۔" عفیف نے آنکھ ونک کی" تھی۔ جس پہ زینیا اور علوینہ نے ہنسی دبائی تھی۔

اچھاٹھیک ہے۔"زریاب نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی تھی۔وہ گاڑی کی چابیاں" اٹھاتے ہوئے نکلا تھا،زنجبیل بھی اس کے پیچھے ہی نکلی تھی۔آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں عفیف کے گھر پہ موجود تھے۔

زینیا کی بچی۔"زنجبیل نے اپنی بیٹی کو دیکھ کر دانت پیسے تھے جو سکون سے عفیف" کے ساتھ چپک کر اس کے لیپ ٹاپ پہ کارٹون دیکھ رہی تھی۔اپنی ماں کی آواز پہ اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔

یہ یہاں کیسے پہنچی ؟"زنجبیل نے دانت پیستے ہوئے علوینہ اور عفیف کو دیکھا تھا۔"

اس سے پہلے تم مجھے یہ بتاؤ میری بیٹی کو ڈانٹا کیوں تھا تم نے ؟"علوینہ نے ہاتھ" باندھتے ہوئے اپنی دوست کو گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے اسے کب ڈانٹا ہے۔"زنجبیل نے اپنے نمونے کو آنکھیں دکھائی تھیں جو" عفیف کے ساتھ لپٹ گئی تھی۔

زینیا کو آنکھیں دکھانا بند کرو اور مجھ سے بات کرو۔"علوینہ نے زنجبیل کو گھورا" تھا۔

میں نے اسے نہیں ڈانٹا۔"زنجبیل نے بے بسی سے بولا تھا۔"

زینی بیٹے آپ بتاؤ۔"علوینہ نے زینیا کی جانب دیکھا تھا۔"

ڈانٹا تھا ماما نے، کہہ رہی تھیں زینی میں تمہیں کچرے میں پھینک دوں گی،اور کہہ " رہی تھیں زینیا کو میں گھر سے آؤٹ کر دوں گی۔"اس نے اپنی باریک سے آواز میں زنجبیل کی بھرپور نقل اتاری تھی۔جس پہ عفیف اور زریاب دونوں کا قہقہ بلند ہوا تھا۔اور علوینہ نے بھی ان کا ساتھ دیا تھا۔

یاخدایا یہ کون سا نمونہ پیدا کر دیا میں نے ؟"زنجبیل نے اس کو دیکھ کر اپنا سر پکڑ" لیا تھا۔

میری بات دھیان سے سن لو زنجبیل بیگم !آئندہ اگر آپ نے میری بیٹی کو ڈانٹا یا" اس کو کچرے میں پھینکنے کا کہا تو میں اسے کیڈنیپ کر لوں گی اور پھر تمہیں واپس

نہیں کروں گی۔"علوینہ نے اسے وارن کیا تھا جس پہ زینیا نے ہنستے ہوئے اپنی خالہ کو دیکھا تھا۔

ٹھیک ہے نہیں کہتی میں اسے کچھ۔"زنجبیل دونوں ہاتھ بلند کرتی ہوئی صوفے" پہ گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔

اچھا یہ ادھر پہنچی کیسے تھی؟"زریاب نے زینیا کو گود میں بٹھاتے ہوئے پوچھا تھا۔"

میں آفس میں تھا جب مجھے کال آئی تھی۔"عفیف نے اسے بتایا۔زینیا نے" زنجبیل کی فیورٹ لیپ سٹک سے دیوار پہ نقش و نگار بنائے تھے جسے دیکھ کر زنجبیل کا پارہ ہائی ہو گیا تھا۔

زینیا میں تمہیں کچرے میں پھینک دوں گی، یہ کیا کر دیا تم نے۔"وہ چیختی ہوئی" کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔"زینیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔"

"زینیا فوراا پنے کمرے میں جاؤ۔"زنجبیل نے غصے سے کہا تھا جس پہ وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی،زنجبیل نے گہرا سانس لیا اور کچن میں چلی گئی،یہ تو روز کا تماشہ بن گیا تھا۔

"میں فیف خالو کو کال کروں گی مجھے لے جائیں۔"وہ خود کلامی کرتی ہوئی اپنے کمرے سے نکلی تھی اور اس کو مطلوبہ شے مل بھی گئی تھی،زنجبیل کا فون میز پہ پڑا تھا۔زینیا عفیف کے نمبر پہ کال کر چکی تھی وہ اپنی عمر کے بچوں کی نسبت زیادہ شارپ تھی۔

"فیف خالو۔۔"

"زینی بیٹا! کیسی ہو؟"عفیف اس کی آواز سن کر مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فیف! ماما نے مجھے ڈانٹا،مجھے آپ کے گھر جانا اے۔"اس نے اپنا رونا رویا تھا۔

"اوہ میرا بچہ! میں آتا ہوں آپ کو لینے۔"عفیف نے اسے پیار سے کہا تھا،علوینہ بھی اس کے ساتھ ہی سن رہی تھی۔ چلو آؤ اس کو لے کر آتے ہیں اور زنجبیل کو

نہیں بتانا کہ وہ ہمارے ساتھ ہے زرا مزہ دکھائیں ہر وقت میری بچی کو ڈانٹی رہتی ہے۔ وہ دونوں اسے پہ کر کے تھے اور دوپہر سے مزے اڑا رہی تھی اپنے فیورٹ خالہ اور خالو کے ساتھ۔

اوہ خدایا! مجھے یقین نہیں آتا. "زریاب نے ہنستے ہوئے اپنے نمونے کو دیکھا تھا۔"

خیر زینیا کو بہت مزہ آیا۔"علوینہ نے ہنستے ہوئے بتایا تھا۔"

ماما کی جان ادھر آو۔"زنجبیل نے اسے اپنے پاس بلایا تھا۔ جس پہ وہ چپ چاپ" اس کی جانب چلی گئی تھی۔

میں نے غصے میں کہا تھا اور پ سچ میں گھر سے آ گئیں۔ بری بات میں کتنا پریشان" ہو گئی تھی جانی۔ آئندہ ایسے نہیں کرنا۔"زنجبیل نے اس کو چومتے ہوئے سمجھایا تھا جس پہ زینیا نے زور و شور سے سر ہلایا تھا جیسے وہ اس کی بات سمجھ گئی تھی۔

چلو آؤ کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے۔"علوینہ نے ان سب کو کہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں چلو ویسے بھی دو پہر سے تمہاری لاڈلی کی وجہ سے کچھ نہیں کھایا ہم نے۔""

زنجبیل نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا جس پہ علوینہ ہنسی تھی۔

ویسے تمھی سہی سزا ملتی ہے۔"علوینہ اس کو رنگ کرتی ہوئی،لاونج سے نکلی تھی"

۔کھانے سے فارغ ہو کر وہ گھر کو نکلے تھے۔

دن تیزی سے گزر رہے تھی۔آج ان سب کو لاہور کے لیے نکلنا تھا۔عزیر کی چوتھی سالگرہ تھی۔زینیا نے آدھا سفر علوینہ کے ساتھ کیا تھا اور آدھا اپنی گاڑی میں۔لاہور پہنچ ہو کر علوینہ مجتبیٰ ہاؤس گئی تھی۔اور زنجبیل لوگ بیگ ہاوس۔

اسلام علیکم!"علوینہ نازیہ بیگم کے گلے ملی تھی۔نازیہ بیگم ابھی بھی ویسی تھیں۔"

وعلیکم السلام! بہت دیر بعد چکر لگایا تم دونوں نے۔"وہ اس سے الگ ہوتی ہوئی"

عفیف سے ملی تھیں۔

"بابا کدھر ہیں اور ارید؟"علوینہ نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

"تمہارے بابا کسی دوست سے ملنے گئے ہیں اور ارید کچن میں ہے۔"نازیہ بیگم نے اسے بتایا تھا۔

"اوووو آج تو بڑے بڑے لوگ تشریف لائے ہیں۔"ارید لاونج میں داخل ہوتا بولا تھا اور عفیف سے بغل گیر ہوا۔

"ہینڈسم ہوگئے ہو۔"عفیف نے اسے چھیڑا تھا۔

"نہیں یار، آپ مجھ سے زیادہ ہینڈسم ہیں۔"ارید نے ہنستے ہوئے کہ تھا۔

"چھوٹو۔"علوینہ نے جان بوجھ کر اس کے بال بکھیرے تھے، جس پہ اس نے منہ بنایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کاش میں تم سے پہلے پیدا ہو جاتا۔"ارید نے بیچارا سا منہ بنایا تھا۔چائے وغیرہ پینے کے بعد وہ دونوں اپنے کمرے میں آرام کرنے کی نیت سے چلے گئے تھے۔اگلی شام وہ سب سارہ کے گھر کے لیے نکلے تھے۔برتھ ڈے کا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا،

سکائے بلواور وائٹ تھیم کا ڈیکور خوبصورت تھا۔چار سالہ عزیر بیگ سجائے بلو پرنس کوٹ پہنے چھوٹا سا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا۔

وینہ خالہ آگئیں۔"اس نے سامنے سے سفید میکسی میں ملبوس، بالوں کو سیدھا کر کے کمر پہ ڈالے۔علوینہ کو آتے دیکھ کر چیخنا شروع کر دیا تھا۔وہ بھاگتا ہوا علوینہ سے لپٹا تھا،علوینہ نے اس کے گال چومے تھے۔

میرا شہزادہ بیٹا کیسا ہے؟"علوینہ نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا تھا۔"

میں ٹھیک ہوں۔فیف نہیں آئے؟"اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے" پوچھا تھا۔

وہ گاڑی سے آپ کے گفٹس نکال رہے ہیں۔"اتنی دیر میں وہ سفید ڈریس شرٹ" پہ سکائے بلو کوٹ پہنے ہاتھوں میں بیگ پکڑے اندر داخل ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو! مسٹر عزیر۔" عفیف نے اس کو مخصوص انداز میں مخاطب کیا تھا۔ جس پہ وہ علوینہ کو وہیں چھوڑتا اس کی جانب بھاگا تھا۔ عفیف سے ہگ کرنے کے بعد وہ علیحدہ ہوا تھا۔

"میں نے آپ کو مس کیا" چار سالہ عزیر نے اس کو بتایا تھا جس پہ وہ ہنسا تھا۔

"بس انکل کو ہی مس کیا تھا، خالہ گئی بھاڑ میں؟" علوینہ نے منہ بناتے ہوئے اپنے بھانجے کو دیکھا تھا جو فوراً سے پارٹی بدل گیا تھا۔

"نہیں میں نے آپ کو بھی مس کیا تھا۔" اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے دانتوں کی نمائش کی تھی۔ عفیف نے اس کو گود میں اٹھالیا تھا۔ وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم!" علوینہ نے زور سے سلام لی تھی اور سارہ کے گلے ملی تھی۔

وعلیکم السلام !آگئی تمہیں بہن کی یاد۔"سارہ نے اس کے گلے لگتے ہوئے گلہ کیا" تھا۔عفیف اریب سے گلے ملا تھا۔اچانک سے زینیا نے زوردار چیخ ماری تھی۔سب نے حیرت سے اس وائٹ فراک والی بچی کو دیکھا تھا۔جو ناجانے کیوں چیخی تھی۔

زینیا کیا ہوا؟"اریب نے حیرت سے اپنی ڈھائی سالہ بھانجہ کو دیکھا تھا۔جو ناجانے" کیوں عجیب سے تاثرات لیے کھڑی تھی۔اس کی نگاہوں کا مرکز عزیر تھا۔

فیف خالو میرے ہیں،زیر نیچے اترو۔"زینیا نے عفیف کی گود میں موجود عزیر" کے پاؤں کھینچنے شروع کردے تھے۔

زینی بری بات۔"زنجبیل نے اس کو پکڑ کر پیچھے کیا تھا۔"

زینی وہ میرے بھی خالو ہیں۔"عزیر نے آرام سے اس چھوٹی آفت کو سمجھانے" کی کوشش کی تھی،جو زور شور سے رو رہی تھی۔اور اس ٹائم عفیف کی گود کے لیے دونوں لڑ رہے تھے۔

زینیا لڑو نہیں۔"زریاب نے اسے ڈپٹا تھا۔"

www.novelsclubb.com

زینی ادھر آجاو آپ بھی۔"عفیف نے اس کو ایک بازو میں اٹھالیا تھا۔"

عزیر آپ میرے پاس آجاو۔"زریاب نے جان بوجھ کر عزیر کو عفیف سے لیا تھا" ،جس پہ ایک بار پھر سے چیخ برآمد ہوئی تھی۔

وہ میرے باباہیں۔۔۔"ایک اور زوردار چیخ ،جس پی سب کا قہقہ بے ساختہ تھا" ۔عزیر بیچارہ اس جنگ سے تنگ آتا زریاب کی گود سے اتر گیا تھا۔

نانا۔۔"اتنی دیر میں مجتبیٰ صاحب اور نازیہ بیگم بھی آگئے تھے،اور ان کے" پیچھے ہی ارید بھی اندر داخل ہوا تھا۔عزیر آرام سے اب اپنے نانا کی گود میں بیٹھا تھا ،اور زینیا ابھی تک عفیف کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی۔علوینہ کو بار بار اس پر ہنسی آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وینہ یار میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ یہ کیا نمونہ پیدا کر دیا ہے میں نے۔""" زنجبیل اس کے ساتھ صوفے پہ بیٹھی تھی،سکائے رنگ کا کرتا پاجامہ پہنے ،چہرے پہ ہلکا سا میک اپ،وہ پہلے سے اور زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔

یہ نمونہ ویسے ہے بڑا کیوٹ۔"علوینہ نے ہنستے ہوئے تبصرہ کیا تھا، جس پہ زنجبیل ہنسی تھی۔ کیک کٹنگ ار منی کے بعد ان سب نے ایک ساتھ ڈنر کیا تھا ۔اور اب چائے کا دور دورہ چلا رہا تھا۔ مرد حضرات ڈرائنگ روم میں بیٹھے سیاست کھول کر بیٹھے تھے۔

اور عورتیں سب لاونج میں بیٹھیں اپنے پسندیدہ ٹاپکس پہ گفتگو کر رہی تھیں۔ زینیا اور عزیر کارپٹ پہ بیٹھے ہوئے کھلونوں سے کھیل رہے تھے، عزیر شریف النفس بچہ تھا جبکہ زینیا اس کے بر عکس انتہائی شریر تھی۔

ماما زیر مجھے تنگ کر رہا ہے؟"زینیا نے اپنی ماں کو آواز دی تھی، جو علوینہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

بیٹے مجھے پتہ ہے کون کس کو تنگ کر رہا۔"زنجبیل نے اس کو گھورتے ہوئے کہا" تھا جس پہ اس نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔

علوینہ زرا لان میں آنا۔"عفیف نے اسے ٹیکسٹ کیا تھا۔وہ اس کو جواب دیتی" ہوئی لاونج سے نکلی تھی۔لان میں میں پہنچ کر اس نے دیکھ تھا جہاں پہ عفیف کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

جی۔"علوینہ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔جس پہ عفیف نے اس کی جانب" ہاتھ بڑھایا تھا۔علوینہ نے نا سمجھی سے پہلے اس کے ہاتھ کی جانب دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔عفیف نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔

ہم کہاں جا رہے ہیں؟'علوینہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا تھا۔"

کہیں چلتے ہیں۔"عفیف اس کے ساتھ گھر کا گیٹ عبور کر چکا تھا، باہر سڑک پہ" سٹریٹ لائٹ رینگ رہی تھی اور لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔اس وقت سنسان سڑک پہ وہ دونوں آرام سے ٹہل رہے تھے۔سرسراتی ہوا اس کے بالوں کو چھو رہی تھی اور بال بار بار اڑ کر علوینہ کو تنگ کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کتنا سکون ہے نہ ؟"علوینہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تھا۔اس کا ہاتھ ابھی" تک عفیف نے تھام رکھا تھا۔

ہاں بہت زیادہ، کیونکہ تم ساتھ ہو میرے۔"اس نے معنی خیز نظروں سے اس کو" دیکھا تھا جس پہ علوینہ جھنپی تھی۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ مجھے زندگی مجھے اتنا اچھا ہمسفر دے گی۔"عفیف" نے علوینہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

لیکن مجھے یقین تھا۔سب کہتے تھے کہ تم بہت صابر اور تمہیں صبر کا اجر ملے گا" ۔اور مجھے اس صبر کے اجر میں آپ سے نوازا گیا۔"علوینہ نے جذب سے اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔جس پہ عفیف کو اس پہ بے ساختہ پیار آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور مجھے خوشی ہے کہ قدرت نے مجھے تمہیں دے دیا۔"عفیف نے اس کو زور" سے ہگ کرتے ہوئے کہا تھا۔جس پہ وہ مسکرائی تھی۔وہ خوش تھی،اور سب سے بڑھ کر مطمئن تھی۔

مجھے کبھی کبھی اپنی قسمت پہ رشک آتا ہے کہ میرے حصے میں عفیف سلیمان کا" ساتھ لکھا گیا ہے۔"علوینہ اس کے بازو میں بازو ڈال کر چلتے ہوئے کہہ رہی تھی ،عفیف نے خود میں سکون کی لہر کو محسوس کیا تھا۔واک کرنے کے بعد وہ دونوں گھر واپس آ گئے تھے۔

سیاہ گیلے بال کمر پہ خشک کرنے کی غرض سے کھلے چھوڑے گئے تھے،پیلے رنگ کا شلوار قمیض پہنے جس پہ سورج مکھی کے پھول بنے تھے،ڈوپٹہ کندھوں پہ پھیلائے وہ سیڑھیاں اترتی دکھائی تھی،جب اچانک سے اس کے پاؤں تھمے تھے۔اس کی نظروں میں شناسائی کی رمق ابھری تھی۔وہ کتنے سالوں بعد اس کو دیکھ رہی تھی ۔اس کی سیاہ آنکھیں کی چمک ختم ہو چکی تھی۔مارب نے سامنے سے آتی علوینہ کو ایک نظر دیکھا اور پھر اپنی نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے وہ لاونج کی جانب بڑھ گیا

www.novelsclubb.com

تھا۔علوینہ سست روی سے اندر داخل ہوئی تھی۔جہاں پہ وہ نازیہ بیگم کے پاس بیٹھا تھا۔

اسلام علیکم۔"علوینہ سلام لیتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی،جس کا جواب صرف" نازیہ بیگم نے دیا تھا۔

ماما میں اور عفیف تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہے ہیں۔ڈنر ہم باہر ہی کریں" گے۔"علوینہ نے نازیہ بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے اطلاع دی تھی۔

اچھا بیٹا یہاں بیٹھو میں زرا چائے بھجواتے ہوں۔وہ کہتی ہوئی لاونج سے نکل گئی" تھیں۔اب وہاں پہ آمنے سامنے مارب اور علوینہ بیٹھے تھے۔سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس وہ کمزور سا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا کرتے ہو آج کل ؟"علوینہ نے بات کا آغاز کیا تھا۔مارب نے اس کی آواز پہ" چونک کر سر اٹھایا تھا۔

کچھ خاص نہیں۔"اس نے مختصر سا جواب دیا تھا۔"

ہمم گریٹ۔ماما بتا رہی تھیں کہ تم نے شادی نہیں کی دوبارہ؟"علوینہ نے ٹانگ پہ ٹانگ جماتے ہوئے سوال کیا تھا،چہرے پہ بلا کی اطمینانیت تھی۔

مجھے ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔"مارب کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ ابھری تھی۔

ہمم! خیر تمہیں خود کا دھیان رکھنا چاہیے،خالہ پریشان رہتی ہیں تمہاری وجہ سے۔"علوینہ نے ہمدردانہ لہجے میں کہا تھا۔

تمہیں کیوں فکر ہو رہی ہے؟"مارب نے سوال کیا تھا۔جس پہ علوینہ نے آبرو سکیڑے تھے۔

فکر نہیں ہو رہی،انسانیت کے ناطے کہہ رہی ہوں کیونکہ میں تمہاری طرح سنگ دل نہیں ہوں۔"وہ اس پہ طنز کر چکی تھی،کہتی ہوئی وہ صوفے سے کھڑی ہو گئی تھی۔

تمہاری بددعا لگی ہے مجھے۔"علوینہ کی پشت کو دیکھتے ہوئے ناجانے کیوں اس کے" منہ سے نکال تھا۔

تمہیں میری بددعا نہیں میرا صبر لگا ہے، کیونکہ میں نے صبر کیا تھا۔"علوینہ نے" اس کی جانب دیکھے بنا کہا تھا اور مارب دیکھے بنا بھی جان سکتا تھا کہ اس کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ کا احاطہ تھا۔

مجھے معاف کر دینا، مجھے اپنے کیے کی سزا بہت اچھے سے مل چکی ہے۔ میں اکیلا رہ" گیا ہوں اور اس دنیا میں اکیلے رہ جانے سے اذیت ناک کوئی شے نہیں ہوتی۔"اس نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔ علوینہ بغیر کوئی جواب دیے وہاں سے نکل آئی تھی۔ اوپر کمرے میں آکر اس نے خود کو کمپوز کیا تھا۔ لائٹ سا میک اپ کیا، بال بنائے اور اپنا بیگ کندھے پہ ڈالتی روم سے باہر نکلی۔ عفیف بھی اس کے ساتھ ساتھ ہی سیڑھیاں اترتا دکھائی دیا تھا۔

ماما ہم جا رہے ہیں۔"علوینہ نے اونچی آواز میں نازیہ بیگم کو بتایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

فی امان اللہ بیٹا۔"انہوں نے مارب کے پاس بیٹھے ہوئے ہی کہا تھا۔وہ دونوں ایک" ساتھ چلتے اچھے لگ رہے تھے،مارب نے رشک سے اس کے چہرے کا اطمینان دیکھا تھا۔

کہاں جانا ہے آپ کو میڈم ؟"عفیف نے گاڑی سڑک پہ ڈالتے ہوئے پوچھا تھا۔"

بادشاہی مسجد چلیں۔"علوینہ نے اس سے پوچھا تھا جس پہ عفیف نے شابت میں" سر ہلایا تھا۔گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ دونوں بادشاہی مسجد جا رہے تھے ،عفیف کے ہاتھ میں علوینہ کا ہاتھ، جس پہ موتیے کے پھول سجے تھے جو عفیف نے تھوڑی دیر پہلے ہی اسے لے کر دیے تھے۔

وہ مسکراتی ہوئی اس کا ہاتھ تھامے چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں بچپن میں یہاں آیا تھا آخری بار۔"عفیف نے مسکراتے ہوئے علوینہ کو بتایا" تھا۔ارد گرد ہجوم تھا اور کچھ کھانے پینے کے سٹالز بھی لگے تھے۔

میں بھی کافی عرصے کے بعد آئی ہوں اور مجھے اچھا لگ رہا ہے۔"علوینہ نے سیڑھیوں پہ کھڑے کپل کو دیکھا تھا جو تصویریں بنانے میں مصروف تھے۔ان دونوں نے اپنے جوتے اتار کر جمع کروائے اور مسجد کے صحن میں داخل ہوئے۔علوینہ کو بچپن سے یہ جگہ بہت فیسینیٹ کرتی تھی۔

عفیف میں آپ کے ساتھ نفل پڑھنا چاہتی ہوں۔"علوینہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ جس پہ عفیف مسکرایا تھا۔

ضرور کیوں نہیں۔"وہ دونوں مسکراتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے تھے۔اور شکرانے کے نفل ادا کرنے کے بعد وہ دونوں اب مسجد کی سیڑھیوں پہ بیٹھے ارد گرد گزرتے لوگوں کو دیکھ رہے تھے اور ساتھ میں آئسکریم کھا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

میرا دل مطمئن ہے بہت۔ شکریہ عفیف مشکل عورت میں ہمیشہ میرا ساتھ دینے" کے لیے، مجھے سمجھنے کے لیے،اور ہر اس چیز کے لیے جو آپ نے میرے لیے کی

،میں زندگی بھر آپ کے احسان کی ممنون رہوں گی۔"سبز آنکھیں سامنے سبزے پہ جمی تھیں۔

"علوینہ مجھے شرمندہ مت کریں،میں نے آپ سے محبت کی ہے اور یہ سب میرا فرض ہے اور باخدا جب تک عفیف سلیمان کی سانسیں چل رہی ہیں وہ آپ کے ساتھ مخلص رہے گا۔"عفیف نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔جس پہ علوینہ نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پہ سر رکھ کے آنکھیں موندیں تھیں۔عفیف نے اس کو دیکھا تھا اور پھر سامنے دیکھنے لگا۔وہاں سے نکلنے کے بعد وہ دونوں حویلی ریستوران کی چھت پہ بیٹھے تھے۔کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں مووی دیکھنے کے لیے گئے تھے۔اگلی صبح ان کی اسلام آباد روانگی تھی۔

www.novelsclubb.com

چودھویں کا چاند پوری آب وتاب کے ساتھ آسمان پہ براجماں تھا، ہلکی ہلکی ہوا پتوں میں سرسراہٹ پیدا کر رہی تھی۔ بالکونی کی ریلنگ کے ساتھ ٹیک لگائے وہ کھڑا تھا

۔

"آپ کی کافی۔" بلو نائٹ ڈریس میں ملبوس وہ بالکونی میں داخل ہوئی تھی، ہاتھ میں کافی کے دو مگ تھامے، ایک مگ سیاہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس عفیف کی جانب بڑھائے تھے۔

"تھینک یو۔" اس نے مسکراتے ہوئے کپ تھام لیا تھا، علوینہ بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو کر چاند تکنے لگی تھی۔

"عفیف میں نے آپ سے ایک کام کہا تھا." علوینہ نے گھونٹ بھرتے ہوئے اس سے کہا تھا۔ جو اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ سوری یار میں بھول گیا۔" اس نے سر کھجاتے ہوئے معزرت خوانی انداز میں کہا تھا۔

اب آپ میری باتیں بھی بھولنا بھی شروع ہو گئے ہیں۔" اس نے ناراض ہوتے" ہوئے کہا تھا۔

نہیں یار۔ میں سب بھول سکتا ہوں پر تمہیں نہیں بھول سکتا، تمہاری ایک ایک" چیز یہاں پہ رقم ہے۔" اس نے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا جس پہ علوینہ مسکرائی تھی۔

مجھے پتہ ہے عفیف سلیمان مجھے نہیں بھول سکتا۔" اس نے مان سے کہا تھا۔"

اور یہ سبز آنکھیں تو ویسے ہی نہیں بھول سکتا میں۔" عفیف نے اس کے گال" کھینچتے ہوئے کہا تھا۔ جس پہ علوینہ ہنسی تھی۔

رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔ چاند نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا تھا۔ جو ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے۔ بس وقت کبھی کبھی ہمیں صحیح انسان تک پہنچانے میں دیر کر دیتا ہے مگر وہ ایک نہ ایک دن پہنچا ضرور دیتا ہے۔

اس شہر میں کتنے لوگ ملے سب بھول گئے کچھ یاد نہیں

اک شخص کتابوں جیسا تھا زبانی یاد ہوا ہمیں

(ختم شد)

www.novelsclubb.com